جعفر علی حسرت سے کسب سخن کیا تھا شعر گوئی مین اچھی قدرت رکھتے تھے
مرشد آباد مین سکونت اختیار کی تھی وہین ۱۲۵۵ ہجری مین انتقال کیا دیوان
انکا نظر سے گذ[را]

بہیج مت مرہم کا فور تو قدرت سے کے حضور
تیری جان سوختہ خورشید قیامت کے تئین

یہ علاج اور ہے زخمون پہ اثر کرتے ہین
ہر سحر نیئہ ناسور جگر کرتے ہین

گویا تخلص حسام الدولہ نواب فقیر محمد خان بہادر ولد بلند خان قوم افریدی
شاگرد خواجہ وزیر ساکن لکہنو کے امراے نامی مین تہے شعر صاف و عاشقانہ اچہا
کہتے تہے دیوان انکا نظر سے گذرا

نعش پر گویا کے کہتا تہا وہ شوخ
کس خوشی سے جان دی اس شخص نے

اس طرح کا آدمی ہوتا نہین
ایسا عاشق دوسرا دیکہا نہین

محترم تخلص خواجہ محترم علی خان دہلوی مقیم عظیم آباد برادرزادہ خواجہ محمدی خان
شاگرد شاہ کہسیٹا عشق

دوستون نے مرے کہا اون سے
ملک کہنے کہ شعر ملک کر تو ... تم
روند یوسف کہ جسکے رو نہ ... سے

محترم کو کہو تو یہان لائین
ہم جو مجلس مین اوسکو بلوائین
ساری محفل کے تقسیے جائین

مصحفی تخلص غلام ہمدانی حال انکا پیشتر تحریر ہو چکا ہے +

گرچہ ارباب تمنا کسطرح میر تو ہین
لیکن آخر کو جو دیکہا کف افسوس ہوا

بیٹہ کے مشغلہ یک عمر رہا دنیا مین
مصحفی اپنے نہ کچہ ہاتہ لگا دنیا مین

مومن تخلص حکیم محمد مومن خان مرحوم حال انکا پیشتر تحریر ہو چکا ہے +

شام سے اپنے سو رہے وہ تو اور ہم اونکی تہمیر
کرتے ہین آواز فیری دستے ہین پہتنگ سوسو بار

ولولہاے شوق سے کیا کیا پہرتے ہین گہبرائے ہوئے
گہر مین تہیر پہینکتے ہین زنجیر در کہڑکاتے ہین

میر تخلص میر محمد تقی حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے +

کچہ بہلے ہونگا روز یہ کہتا تہا دل مین مین
آشفتہ طبع میر کو پایا اگر کہین +

سو کل بنجے ملاوہ بیابان کے سمت کو ۔۔ جاتا تھا اضطراب زدہ سا ادہر کہین
لگ چل کے مین برنگ صبا اوس سے یہ کہا ۔۔ اے خانمان خراب ترا بہی ہے گہر کہین
آوارہ جابجا جو پہرے ہے تو دشت مین ۔۔ جا گہ نہین ہے شہر مین تجکو مگر کہین
خون بستہ اپنی کہول قرہ بوجہتا ہے گر ۔۔ رکہ ٹک تو اپنے حال کو مد نظر کہین
آسودگی سے جنس کو کرتا ہے کون سخت ۔۔ جانے ہے نفع کوئی بہی جی کا ضرر کہین
موتی سے تیرے اشک ہین غلطان کسیطرف ۔۔ یاقوت کے سے ٹکڑے ہین لخت جگر کہین
تاکے یہ دشت گردی وکبتک یہ خستگی ۔۔ اس زندگی سے کچہ تجہے حاصل بہی مر کہین
کہنے لگا وہ ہوکے پریشان یک بیک ۔۔ مسکن کرے ہے دہر مین مجہسا بشر کہین
آوارگونکا ننگ ہے سننا نصیحتین ۔۔ مت کہیو ایسی بات تو بار دگر کہین
تعیین جاکو بہول گیا ہون یہ ہے یہ یاد ۔۔ کہتا تہا ایک روز یہ اہل نظر کہین
بیٹہے اگرچہ نقش ترا تو بہی دل اوٹہا ۔۔ کرتا ہے جاے باش کوئی رہگذر کہین
کتنے ہی آئے لیکے سر پر خیال پر ۔۔ ایسی گئی کہ کچہ نہین اونکا اثر کہین

وله

کوہ وصحرا ابہی کر نہ جاے باش ۔۔ آج تک کوئی بہی رہا ہے یہان
ہے خبر شرط میر سنتا ہے ۔۔ تجہسے آگے بہی کچہ ہوا ہے یہان
موت مجنونکو بہی یہین آئی ۔۔ کوہکن کل ہی مر گیا ہے یہان

نازش تخلص مولوی آلہی بخش ولد مولوی محمد صالح شاگرد مظفر علی اسیر باشندہ خیرآباد عزیزون مین مولوی فضل حق مرحوم مغفور کے ہین

حصا باغ مین قمری کو سرو رعنا ئی ۔۔ گیا ہے وصل سے کیا کیا نہال پرویز
نزیر برقع فانوس شمع وپروانہ ۔۔ سبب سے رہتے ہین فرخندہ حال پرویز
ہمارے طالع برگشتہ کیسے ہین یارب ۔۔ نہ پلا ہے نہ ہمکو وصال پرویز

نازنین تخلص مرزا علی بیگ ریختی گو دہلوی ہمطرح جان صاحب کے انکے ریختی مین کچہ کچہ شاعری کا بہی لطف ہوتا ہے

نازنین اتنا بھی ہرجائی بنا
یہ تمہارے آگیا کیا دھیان مین
روز اک دیگر نگی ہین مہمانیان
روز رہتے ہو اسی سامان مین

نشاخ تخلص جامع اوراق +

نہ مسی ہون کہ لب لعل تک اوسکی پہونچون
نہ تو سرمہ ہون کہ ہو اپنا گزر آنکھون مین
کیا کہون حال مین اپنا کہ مین کیا ہون نشاخ
صورت خار ہون کیا ہو مرا گھر آنکھون مین

ولہ

صحبت غیر سے نہ مکرین آپ
وہ صفا عارض وجبین مین نہین
نقش دندان غیر ہین لب پر
نام میرا ہے اس نگین مین نہین

نصیر تخلص شاہ نصیر الدین دہلوی حال انکا پیشتر تحریر ہو چکا ہے +

کل بت رشک پری نے چوڑی والی سے کہا
روز لاتی ہے بناکر تو تہسانی چوڑیان
دیکھ تو آنکھونکی اندہی کچہ بہی ہے تجکو خبر
یہ تو میری نوجوانی اور پرانی چوڑیان

وزیر تخلص خواجہ محمد وزیر حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے +

کوے قاتل کا یہ قاصد ہے پتا
نامہ بر قتل ہوا کرتے ہین
پڑے رہتے ہین خون کے پر نسے
پر کبوتر کے اوڑا کرتے ہین

ولہ

انکو عوض مرے جرم وگناہ بحد کا
الٰہی تجکو غفور الرحیم کہتے ہین
کہین کہین نہ عدو دیکھکر مجہے محتاج
یہ اونکو بندے ہین جنکو کریم کہتے ہین

ردیف واو

انسخ تخلص مولوی عصمت اللہ ولد چودہری رحمت اللہ مرحوم باشندۂ قصبۂ پنڈوہ ضلع ہوگلی سال تولد انکا سنہ ۱۲۳۵ ہجری ہے طبع سلیم رکہتے ہین ذہن مستقیم رکھتے ہین شعر وسخن سے بہت شوق ہے اوائل ابتدی سے نہایت ذوق ہے بڑے پرگو ہین شعر اچہا کہتے ہین ایام صبا سے دار السلطنت کلکتہ مین رہتے ہین کلام اپنا راقم الحروف کو

دکھلاتے ہین کلکتہ مین انکے بہت شاگرد ہین صاحب دیوان ہین

بشر انسان کہو کیونکر تمہین اے نور کی پتلی — فرشتہ ہو پری ہو کیا کہون تم حور جنت ہو
قمر پیکر ہو تم زہرہ جبین ہو مہر سیما ہو — حسین ہو نازنین ہو خوب رو ہو خوبصورت ہو

انشا تخلص میر انشا اللہ خان حال انکا پہنتر تحریر ہوا ہے

کیون مری چاک گریبان سے بہلا او بچا تہا — ابہو بخت تجہے پہر آ لگے یہ زنہار نہو
کہولے دیتا ہون ترے کان ابہی سے اے گل — ایسی تقصیر کبہی پہر یہ خبردار نہو

ولہ

میرے ہی سر کی قسم ہے نام جانے کا نہ لو — مجہکو بیٹھو آج اگر تم اپنے گہر جا و رہو
اب جو ان فضل الہی ہو چکے کیا ڈر تمہین — آؤ بیٹھو کہیلو کودو لوٹو پوٹو سو رہو

سحر تخلص شیخ امداد علی خلف شیخ امام بخش باشندہ لکہنوٴ شاگرد شیخ امام بخش ناسخ عروض و قوافی مین اچہا دخل رکہتے ہین راقم سے ان سے لکہنو مین ملاقات ہوئی تہی دیوان انکا نظر سے گذرا

ایک پرزے پہ لکہکے یہ دو حرف — دوستو یار کو روانہ کرو
جلد آؤ کہ دم نکلتا ہے — مجکو بیٹو اگر بہانہ کرو

بقا تخلص محمد بقا اللہ مرحوم حال انکا پیشتر لکہا گیا ہے

گر قتل کیا بقا کو خوبو — اسباب کو منہ سے مت نکالو
پنہان ہے بہلا ہے خون عاشق — جانے دو اب او سپہ تماک ڈالو

بیدار تخلص میر محمد علی عرف میر محمدی مرحوم دہلوی شاگرد مرتضی قلی بیگ فراق و مرید مولانا فخر الدین قدس سرہ شعرگوئی مین اچہی مشق رکہتے تہے اکبر آباد مین سکونت اختیار کی تہی وہین راہی ملک بقا ہوئے سعادت خان ناصر نے جو انکو اپنے تذکرہ مین میر محمدی متخلص بہ قربان کے وہوکے مین ثنا اللہ فراق کا شاگرد لکہا ہے غلطی کی ہے صاحب دیوان گذرے ہے

بیدار تو اس جہان مین آگر — جو چاہے سو میرے یار کیجے

پر جس سے گرے کسو کی دل سے / وہ کام نہ زینہار کیجو

تراب تخلص حضرت تراب علی شاہ حال انکا پیشتر لکھا گیا ہے +

کہدیجیو یہ بات اور سمجھائیو اوسکو / یاروں سے ہمارے جو سعید ازلی ہو
دنیا میں سدا رہنے کو آیا نہیں کوئی / لاحق ہے اجل سبکو نبی ہو کہ ولی ہو

تمنا تخلص میر سعد علی خان اورنگ آبادی اور کچھ حال انکا معلوم نہوا +

بھلا سنو تو مری جان چپ رہوں کبتک / کہوں فراق مبارک یہ گر ملال نہو
تمہارے رخ کو جو گھیرا ہے خط کے سبزہ نے / یہ دود آہ کا میرے کہیں وبال نہو

جرأت تخلص شیخ قلندر بخش حال انکا پیشتر لکھا گیا ہے +

ایسے بیرحموں کی مجھکو دام میں لایا ہو جو / کوئی تو کہتا ہے اسکے توڑ کر پر چھوڑ دو
اور کوئی بیدرد یہ کہتا ہے بیدردی سے آہ / گر تماشا دیکھنا ہے ذبح کر کر چھوڑ دو

ولہ

سنکے کوچے میں ہمیں بام سے تم جھانکتے تھے / یا تو منظور تھی یوں شکل دکھانی ہمکو
یا فغاں سنکے بھی کچھ منہ سے نکلتی نہیں بات / چھوڑی پردے میں بھی آواز سنانی ہمکو

ولہ

بزم خوباں میں بھلا ہجر میں اوسکے ہمدم / بیٹھیے کس شکل دل اپنا کوئی بہلانے کو
آنکھ اوٹھاتے ہی کسی شوخ کی تصویر کی شکل / سامنے آن کھڑی ہوتی ہے دبکانے کو

ولہ

مت جا تو گلی میں اوسکی ہر دم / کہتا ہوں یہ بار بار دل کو
پر جائے بغیر آہ جرأت / یک لحظہ نہیں قرار دل کو

ولہ

میں کہا دیکھی ہے مینے خواب میں ابرو یار / دوستو مجھسے کہو اس خواب کی تعبیر کو
آہ اس بدگور کو سنتا تھا وہ قاتل کہیں / آن پہنچا سر پہ میرے کھینچکر شمشیر کو

وله

خانۂ یار کے گرد آٹھ پہر پہرتا ہون … بیقراری نے تو یہ چال سکھائی مجھکو
غیر پر کرتے ہین وان رخنۂ دیوار کو بند … تا جہلک اوسکی ذرا دے نہ دکھائی مجھکو

وله

فائدہ کیا ہے جو تنہائی مین گزری جرأت … خضر کی طرح سے جو عمر یہ طولانی ہو
یہ غنیمت ہے کوئی دم جو خوشی سے گذری … ابر و باغ و چمن و یار و غزلخوانی ہو

حسن تخلص میر غلام حسن حال انکا پیشتر لکھا گیا ہے +

اونکے یان رات مین خفا ہوکر … لگ کے رونے لگا جو کونے کو
مجھپہ جھنجھلا کے یون لگے کہنے … کیا کہون تیرے غصہ ہونے کو
منہ پہ آنسو دہرے ہی رہتے ہین … آگ لگجاے ایسے رونے کو

حیدر تخلص منشی مصطفے حیدر حال انکا پیشتر لکھا گیا ہے +

دوستو کسنے چرایا دل سوزان کو مرے … یک بیک ہوگیا سینہ مرا ٹھنڈا دیکھو
دیکھو وہ آنکہ چراتے ہین چرا کر دل کو … چور پکڑا ہے ابھی ہمنے بھی کیا دیکھو
لو تکرنے بھی لگے سنتے تو کہو لو صاحب … پڑ گیا تھا تہ مین کیا یہ پہپھولا دیکھو

درد تخلص حضرت میر درد قدس سرہ حال انکا پیشتر لکھا گیا ہے +

دل نالان کو یاد کرکے صبا … اتنا کہنا جہان وہ قاتل ہو
نیم بسمل کوئی کسیکو چھوڑ … اسطرح بیٹھتا ہے غافل ہو

ذوق تخلص شیخ محمد ابراہیم حال انکا پیشتر لکھا گیا ہے +

رہی ہر طرح سے صیدی کی کبوتر کی طرح … تا تہ سے اوس بت بیدرد کی ایذا ہمکو
صید ہی مین نہ فقط ذبح کا کچہ قصد رہا … صلح بھی ٹھہرے تو پھر کاہے کے چھوڑا ہمکو

رند تخلص سید محمد خان حال انکا پیشتر لکھا گیا ہے +

مجھسے خلوت کی ملاقات رہی … روز جلوت مین بلایا نہ کرو
واسطے بند سلے بدنامی ہے … جان صحبت مین بٹھایا نہ کرو

سودا تخلص مرزا رفیع حال انکا پیشتر لکھا گیا ہے +

اے نسیم سحری مہر و مروت سے دور — بے نہایت نظر آیا یہ گلستان مجھکو +
ایک گل تک مرا ماغ نہوا چلتے وقت — خار نے بھی تر کہا کھینچ کے دامان مجھکو

سوز تخلص محمد میر حال انکا پیشتر لکھا گیا ہے +

گالیاں تو لبوں سے خوب ہی دیں — کبھی بوسے کی بھی اجازت ہو
کچھ بڑی بات تو نہیں واللہ — چوم کر لیں اگر عنایت ہو

شہیدی تخلص منشی کرامت علی حال انکا پیشتر لکھا گیا ہے +

اٹھہ بوسوں پر ہوں نوکر یک بت اوباش کا — صبح کے دو شام کے دو روز کے دو شب کے دو
شب جو ہم بوسے اونکے لب سے ہم لینے لگے — کہکے یوں یہ ابکی دو یہ جب کے دو یہ تب کے دو
بولی وہ جھنجھلا کے ناغہ کب ہوا تھا آپ کا — ہائے یہ کس دن کے دو کس رات کے دو کب کے دو

طپش تخلص مرزا جان حال انکا پیشتر لکھا گیا ہے +

الٰہی تجھکو سب قدرت ہے بلبل کو ملا گل سے — جو تیری ہے نصیب اسکو بھی وصل ہر گلستان ہو
نہ پروانہ بھی اپنے شمع سے ہرگز جدا ہووے — سمندر بھی ہمیشہ مجمر و منقل میں سوزاں ہو
رسائی ہووے ہر ذرہ کو بھی خورشید تک حاصل — چکوروں کو بھی ہر صورت سے قرب ماہ تاباں ہو
یہ جس دم مل چکیں سب طالب و مطلوب آپس میں — پھر اون سبکی تصدق سے مجھے بھی وصل جاناں ہو

ولہ

اے اہل دول کیا ہے یہ تمکین و تمکن + — آخر کو یہ یک روز مکان ہو نہ مکین ہو
سنجاب پہ کمخواب پہ قاقم پہ نہ رکھ پاؤں — تیلا ہے ترا خاک کا تو خاک نشین ہو

ولہ

کفش برداری کی تقریب سے یک مہوش نے — اوسکی محفل میں ہوئی کل جو رسائی مجھکو
لیگئی متصل اوسکے مجھے بیتابی دل — عقل کرتی ہی رہی چشم نمائی مجھکو
دیکھکر میرے دل زار کی بے صبری تمام — یوں لگا کہنے بتا کر وہ رکھائی مجھکو
ہے ترے دل کے ستانے میں [illegible] — گو ہما اس میں [illegible] ساری خدائی مجھکو

ولہ

ہاتھ سے میرے کسطرح اے غیر	دامن اوسکا جدا کرے گا تو
فرض ہے کیا کہ یون ہی ہوا	کشش دل کو کیا کرے گا تو

ولہ

پردۂ گل مین کب تلک اے دوست	شکل یونہی رہا کرے گا تو
ایک دن تجھکو دیکھ لینا ہے	بارکب تک چھپا کرے گا تو

ولہ

کہتے تھے ہم طپش دل اوسکو نہ دے	اور جو دے گا بہا کرے گا تو
تو نے کہنے پہ کچھ عمل نہ کیا	ہم بھی اب دیکھین کیا کرے گا تو

ولہ

آزمایا ہمنے یارون کو سدا ہر رنگ مین	کیا کوئی لیوے جہان مین دوستی کے نام کو
گلفشانی کی توقع کیا کہ میری قبر پر	بھولون کے دن بھی نہ لائی اوس بت گلفام کو

ولہ

طپش کیا کہیے کل ناحق ہوس بوسہ کی ہم سہوا	بہانے سہل پردے بیٹھی دل اوس یار قاتل کو
سوا اب جسمین ہے کہیے اوس سے یہ سود نہین بنتا	وہ اپنا بوسہ لے ہے اور اب پھیر دے دل کو

ظفر تخلص جنت آرامگاہ بہادر شاہ حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے +

غافل ہو کہ نہو تمکو سفر مین کچھ سود	ساعت نیک منجم سے مگر پوچھتے ہو
لیک جب جاتے ہو دنیا سے سوی ملک عدم	تمکو کوئی دن نہ کوئی وقت سفر پوچھتے ہو

عشق تخلص حکیم میر قدرت اللہ خان مرحوم حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے +

بلبل تو محبت پھولی ہے اوس گل پہ کہ جسکو	گوش شنوا ہو نہ ذرا چشم حیا ہو
چل ساتھ مری تجھکو دکھادون وہ صدا ا	آنکھون سے نہ دیکھا ہو نہ کانونسے سنا ہو

فریاد تخلص سیر محمدی دہلوی عرف میر کلو شاگرد تمنا اللہ خان فراق +

ہاتھ پکڑا جو مین کہا اے دلدار	کچھ دوائی ہوئی ہو تو دیکھو

چھوڑو دمکو مرے میری قسم — گھر اسنتا کوئی نہو دیکھو

مرزا تخلص نواب محمد حسن خان دہلوی مقیم بنارس خلف نواب نصرت خان معاصر سودا

اگر ایسے جو تمہارے ہی ورا وپر مرزا — دمبدم اوسکو اوٹھاتے ہو بہلا کاہے کو

جب وہ غربت زدہ جاتا ہے تو سوکر کی طرح — پہر اوسے آپ بلاتے ہو بہلا کاہے کو

مصحفی تخلص غلام ہمدانی حال انکا بیشتر لکہا گیا ہے +

وہ جو عاشق ہین اپنے ہاتھون سے — پہینک دیتے ہین کاٹ کر سر کو

مصحفی قتل گاہ عشق کے بیچ — نہین تکلیف دست و خنجر کو

ولہ

یکایک کر گذرتی ہو وہی جان — جو کچہ تم اپنے دلمین ٹھانتے ہو

غرض ہو آشنا اپنے ہی ضد کی — کسیکی بات کو کب مانتے ہو

ولہ

میرے نامہ کو سرسری نہ پڑہو — اک ذرا اسکو بیٹہ کر دیکھو

مدعا بہی نکل رہے گا کہین — پڑہے جاو نہ پیشتر دیکھو

ہو چکی نامہ جب تمام تو پہر — ہے عبارت جو پشت پر دیکھو

کرکے اول سے تا بہ آخر غور — پہر بدرجہ بہر جا ہو تم اودہر دیکھو

ولہ

ارادہ گر کرون شکوہ تو وہ ملتا نہین مجہسے — جو چاہون دنکو تو آتی ہے لوگون سے حیا مجکو

نہ دن کو چین نے رات تو نکو نیند آوے معاذ اللہ — کیا ہے اوسکی چاہت نے گرفتار بلا مجکو

منجور تخلص منشی اسد اللہ عرف میان علی جان حال انکا پیشتر لکہا گیا ہے +

فائدہ خاک ہو نصیحت سے — عاشق خستہ حال و مضطر کو

مغز کہاتا ہے کیون عبث ناصح — جونک لگتی ہے کوئی پتہر کو

مومن تخلص حکیم مومن خان مرحوم حال انکا بیشتر تحریر ہوا ہے +

جب کہا مینے کہ تم بیداد گر نا آشنا + — نے بے مروت بیوفا بیگانہ احباب ہو

ہنسکے فرمایا کہ مین تو خیر جو کچہ ہون سو ہون — تم بہی تو بے چین ہو بے صبر ہو بیتاب ہو

گستاخ تخلص سے راقم اوراق +

جسکے قبضہ مین کہ ہے رشتہ جان گستاخ — اوس مسیحا کا پڑا وصف جو لکہنا مجہکو
صوف ہو تار شعاع اور ہو خورشید دوات — چاہیے ہر قلم سوزن عیسے مجہکو +

ولہ

جو بیوفا او نہین کہتا ہون مین تو شوخی سے — وہ کہتے ہین سنو اپنی زبان کو تہام تو لو
یہ بیوفا کسے کہتے ہو خیر ہے صاحب — وہ مین نہین ہون کوئی اور ہوگا نام تو لو

ولہ

ہمارے حال کو یون دیکہ دیکہ کر ہمدم — عبث خموش ہو کچہ بہی زبان سے کام تو لو
جو ہو سکے تو سناؤ کسی کو حال اپنا — نہو تو بہر تسلی کسی کا نام تو لو

نصیر تخلص شاہ نصیر الدین دہلوی حال انکا پیشتر رقم ہوا ہے +

ٹک ادہر منہ تو کرلے آشنا نا انصاف — دیکہ تو ہم بن حجاب رخ دلدار کہ تو
درمیان سد سکندر ہے اوٹہا لے کہنے — دیکہنے کا نہین مین اوسکی رو دادار کہ تو

ولہ

برقع مین نہین ہے اوسکی جالی — ٹک دیدۂ غور سے تو جہانکو
کہینچے ہے وہ شوخ جنتری مین — تار رگ جان عاشقان کو

وزیر تخلص خواجہ محمد وزیر لکہنوی حال انکا پیشتر رقم ہو چکا ہے +

بے یار ذوق کب ہے شراب و کباب سے — پروا نہین ہے اب مجہے ساقی ہو یا نہو
خون جگر پیا نہو جسنے وہ مے پیے — کہائے وہی کباب کہ جو دل جلا نہو

ردیف ہاے ہوز

بقا تخلص محمد بقاء اللہ مرحوم حال انکا پیشتر لکہا گیا ہے +

گر ہمی طرح کرے گشتہ حیرت اپنا — دمبدم مجہکو دکہا کر رخ یار آئینہ

بس یقین ہے کہ ملک نامہ اعمال کی جا | آ مرے ہاتھہ مین دین روز تمہارا آئینہ

جرأت تخلص شیخ قلندر بخش حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے +

واے حسرت کہ جلے لیکے جنازہ جو مر | لوگ سب روتے ہوئے کوچہ دلدار کی راہ
شور و غل سنکے بہی از رہ تغافل او سنے | نہ ذرا جہانک لیا روزن دیوار کی راہ

ولہ

آ نئے نظر کل ایک مرقع مین ناتوان | مجنون سے بہی فزون کسی بیمار کی شبیہ
تو بنسکے مجہکو کہنے لگے جنون مین وہ | لو تم بہی دیکہ لو یہ ہے سرکار کی شبیہ

ولہ

شب وصال مین وحشی سا دیکہ مجہکو وہ شوخ | کہی ہے دیکہو بس آگے نہ تم بڑہاؤ ہاتہ
تمہارے ہاتہ نہ آیا ہون مین نہ آون گا | مری بلا سے جو تم کاٹ کاٹ کہاؤ ہاتہ

ذوق تخلص شیخ محمد ابراہیم مرحوم حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے +

ہے باغ جہان مین سبکے کرہمت عالی | کر گردن تسلیم کو خم اور زیادہ
لیتے ہین ہشہ شاخ ثمرور کو جہکا کر | جہکتی ہین سخی وقت کرم اور زیادہ

رنگین تخلص سعادت یار خان مرحوم دہلوی حال انکا پیشتر رقم ہوا ہے +

قطعہ

کہا رنگین نے ہے دہوان میری | گو تجہے یاد ہین پہلی بتری دیکہ
پہلے کچہ بڑ بڑ ہے کے ہونٹون مین | کہا بنے کہ اپنی اتری دیکہہ

سودا تخلص مرزا محمد رفیع حال انکا پیشتر رقم ہوا ہے +

دوستو حق مین ترقی و تنزل اپنی | کیا کہین ہم کہ زمانے سے ہوا کیا کیا کچہ
ضعف و ناطاقتی و سستی و ارتعاش کنی | ایک گہٹنی مین جوانی کی بڑہا کیا کیا کچہ

شاکر تخلص منشی عبد السبحان ولد قاضی اکبر علی مرحوم باشندہ کلکتہ شاگرد مولوی عصمت اللہ اخگر صاحب جیو سلمہ ہین

کہنے لگا وہ شوخ یہ جہنجہلا کے ناز سے | دیکہا جو ہمکو اور کسی مہ لقا کے ساتہ

دو دن میں حال آپ کا کچھ اور ہو گیا + | بس خوب ہم سے پیش تم آئے وفا کے ساتھ

علیش تخلص مرزا جان حال انکا پیشتر رقم ہوا ہے +

غمخوار یار کے تنہا کہتے تھے کل علیش سے | ڈرتا ہوں ہو نہ تجھکو آزار رفتہ رفتہ
دیکھا نگر کسی کو کمبخت آنکھ بھر کر | کرتی ہے چشم بازی بیمار رفتہ رفتہ

غربت تخلص حکیم غلام نبی مرحوم باشندہ رامپور شاگرد حضرت شاہ روف احمد رافت رحمۃ اللہ علیہ صاحب دیوان گذرے

جب کہا سینہ بسینہ ہو جیے اس حور سے | جیسے رکھتے ہیں ملا کر آئینہ پر آئینہ
بولے اس نازک سے چھاتی پر یہ سینہ تیرا | چاہیے تجھ پہ تجھ آئینہ پر آئینہ

قوس تخلص مرزا محبوب علی حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے +

صحبت اغیار میں تھے رات کو منکر ہیں نہ آپ | ذرہ ذرہ حال ہے صاحب کا مجھپر آئینہ
منہ ہے اوترا گال نیلے ہیں اور آنکھیں سرخ ہیں | ہو گئے شرمندہ جو دکھلا دوں اوٹھا کر آئینہ

محسن تخلص میر محسن علی صاحب دیوان و تذکرہ سراپا سخن ولد شاہ حسین حقیقت شاگرد خواجہ وزیر و رشک متوطن خوست باشندہ لکھنو تذکرہ انکا نظر سے گذرا

صاف ہے ہر شجر گل یہ عروسانہ بہار | ہر چمن باغ میں عشرت کا بنا کاشانہ
دولہا گلچین ہے بنات آج چنی جاتی ہے | پھول مصری ہے سر شاخ دلہن کاشانہ

مصحفی تخلص غلام ہمدانی حال انکا پیشتر رقم ہوا ہے +

خسرو کے سر پہ وہ نہ رہا تاج خسروی | لے رکھیا وہ چتر فلک سا ہے جم کے ساتھ
کیسی اب اونکی دھوپ میں جلتی ہیں تربتیں | سایہ میں یاں پلے تھے جو ناز و نعم کے ساتھ

مومن تخلص حکیم محمد مومن خان مرحوم حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے

گھر میں بیٹھے تھے کچھ اداس سے ہم | بولے سب دیکھتے ہی میرا منہ
ہم بھی غمگین سے ہیں آج کمبخت | صبح اوٹھے تھے دیکھ تیرا منہ

ولہ

شعلۂ شمع کا جو بیت نہو — نقش تر اک مرغ ضعیف سر رکھو دیکھ
اس قدر بھی بلند پروازی — اے پتنگ اپنے بال و پر کو دیکھ

ولہ

بیدم سا پڑا تھا کوئی اوس کوچے مین آ ونکے — ذرہ سے بین آ جھانک کے دیکھا جو کہین یہ
اس رحم کے صدقے وہین گھبرا کے کہا ہان — جا کر کوئی دیکھو کہین مومن تو نہین یہ

ردیف یاے تحتانی

احسن تخلص مرزا احسن علی حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے +

کیا ہے اونکو زمانہ نے شکل مو ضعیف — زیادہ تر جو فلک سے سپاہ رکھتی تھے
دلا تو دیکھ تو رنگ اونکی چشم عبرت سے — کدھر گئی وہ جو جم کی سی جاہ رکھتی تھی

اختر تخلص قاضی محمد صادق خان مرحوم حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے +

نہین ہرگز ہمین مطلوب اے خضر — مبارک تجکو ہو یہ زندگانی
کہ اب خنجر قاتل سے ہر دم — ہمین حاصل ہے عمر جاودانی

ولہ

خفا نامہ سے ہوتا ہے وہ قاصد — مرا پیغام تو کہیو زبانی
پر آنا کب ترا دل کو یقین ہے — کہ جان رفتہ ہے تو یار جانی

ولہ

کیا ہے امتحان ہمنے جہان مین — کہ ہے بے قدر عہد زندگانی
موئے جب ہم تو پھر کہتے ہین سب لوگ — نہ دانستیم ما قدر فلانی

آزاد تخلص کپتان الکزنڈر ہیڈرلی حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے +

سامان قتل میرے لیے کیا ضرور ہے — خود نقص آپ مین نہ مہربان نکالیے
ابرو نہو تو تیغ ستم ہی نکھینچیے + — مژگان نہو تو خنجر مژگان نکالیے

اسیر تخلص منشی مظفر علی حال انکا بیشتر تحریر ہوا ہے +

بد مزاج آپ اگر ہین تو ہمین بھی کیا کام	خوش رہو خوش رہو صاحب یہ رکھائی کیسی
بے اجل جان سے کھویا ہمین دو باتون مین	ہو مسیحا تو یہ اعجاز نمائی کیسی +

ولہ

اتنا کہون عالم سے جو ادس بزم مین ہرگز نہ ہون	تقدیر کی تائید سے طالع کی مدد سے
بڑھ بڑھ کے یہ عشاق سے اچھی نہین باتین	کچھ خیر ہے صاحب کہ بڑے جاتے ہو حد سے

ولہ

ای صنم بندۂ درگاہ ہین ہم چھوٹ نہین	تجکو چھوڑین نہ اگر ساری خدائی چھوٹے
جا کے جنت مین بھی مانگین تری کوچہ کی ہوا	سلطنت پر نہ کبھی ہوے گدائی چھوٹے

اشفتہ تخلص عظیم الدین خان عرف بھوری خان دہلوی عزیز سعادت خان بن مکرم خان شاگرد میر محمدی مائل و فرزند علی مضمون قوم افغان سے تھے آخر ایام مین شعر گوئی ترک کرکے کسب باطن کی طرف مشغول ہوے تھے ان کے بیشتر مقطع مین زلف کا مضمون ہوتا ہے صاحب دیوان گذرے ہے

کل ہو بہمہ بزم مین کر اوسکے مینے راہ	فن سے کمین سے داو سے حیلہ سے گھات سے
پوچھا مزاج آپ کا کس چیز سے ہے خوش	قصہ سے داستان سے حکایت سے بات سے
کہنے لگا بتا دئیے ہین آپ کس سے خوش	دشنام سے طمانچہ سے گھونسے سے لات سے
مینے کہا ادب سے کہ جو بتیجے عطا	اپنے کرم سے لطف سے اور التفات سے
ہر تو بہ بین وہ مین پہ جبین ہو کی یون اوٹھا	اس منہ سے اس شعور سے اس واہیات سے

اصف تخلص آصف الدولہ بہادر حال انکا بیشتر تحریر ہوا ہے +

ایک دن یار سے یہ مینے کہا	اتنے ہم طاقت و توان سے گئے
ہنسکے کہنے لگے کہ اے آصف	یہی کہ کہ کے لاکھون جان سے گئے

آفتاب تخلص حضرت فردوس منزل ابو المظفر مجاہد الدین شاہ عالم بادشاہ غازی فرمان روا ے دہلی وصال انکا سنہ ۱۲۲۱ ہجری مین ہوا ہے

حال انکا مانند آفتاب عالم تاب کے روشن ہے محتاج بیان نہین دیوان انکا نظر سے گذرا

صبح او نہ جام سے گزرتی ہے	شب دلارام سے گزرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے	اتنو آرام سے گزرتی ہے

افسوس تخلص میر شیر علی حال انکا بیشتر تحریر ہوا ہے +

مینے کہا جب اوس سے کہ اے یار بیوفا	تجھسے بھی تیرے دوستی دو روز ہی رہی
ہنسکر کہا تب اوسنے کہ بس لگ نہ مل بہت	اسمین ترا اجارہ ہے جبتک رہی رہی

ولہ

مینے اوس سے یہ کہا مین رہی ٹک دلکو	ایک ساعت بھی جو تو میری ہم آغوش رہے
سنتے ہی ہنسکے وہ یون کہنے لگے دور رہو	کیون رہون تیری بغل مین مری پاپوش رہے

ولہ

کون ہوتا ہے خفا اسکو بہ اگلتا ہے	آرزو تیری ہر اک شخص کو اے یار رہے
ہمکو کیا کام خریدار ترا عالم ہو	یا الٰہی تری نت گرمے بازار رہے

ولہ

عبث مت سوچ تجکو نامہ بردی شوق سی مجکو	کوئی جھڑکی کوئی گالی اگر اوسکی زبانی ہے
ادا و نازکی رسمون سے تو واقف نہین معلوم	ارے نادان یہ تو مین اوسکی مہربانی ہے

ولہ

جون کہا مینے کہ اب پردہ اوٹھا و بے حجاب	طالب دیدار سے منہ کا چھپانا منع ہے
سنکے ہنسکے یون لگا کہنے کہ سچ کہتا ہے تو	پر ہر اک کم ظرف کو جلوہ دکھانا منع ہے

النشیخ تخلص مولوی عصمت اللہ حال ان کا بیشتر تحریر ہو چکا ہے

وہ ہے اور عیش و طرب ہے اور ہے دور شراب	قہقہا ہے رنگ ہے اک جوشش مستانہ ہے
مین ہون اور رنج و الم ہے درد ہے فریاد ہے	نالہ و شور و بکا ہے آہ بیتابانہ ہے

ولہ

اوس طرف نازو ادا ہے اس طرف شوق دنیا ہے شب مہتاب مین ہون صحبت جانا نہ ہے
باغ ہے نہر وہوا ہے اور چھائی ہے گھٹا شیشہ وجام و صراحی ہے خم و پیمانہ ہے

ولہ

جسم یون روح سے لگا کہنے تن سے جب ہو کے بیقرار چلی
چھوڑ کر ساتھ ایک عمر کا آج حیف اے جان غمگسار چلی

ولہ

مٹا وہ مایہ تاب و توان و زیست ہی جب سے نہ طاقت تن مین ہے اپنی نہ آنکھو نمین بصارت ہے
جگر بے چین دل بیتاب جان بے صبر ہے تن مین نہ کھانا ہے نہ پینا ہے نہ سونا ہے نہ راحت ہے

ولہ

بغل مین تم جو بیٹھے ہو تو کیا ہی چین ہے دلکو نہ اب رونا تڑپنا ہے نہ وہ آنسو بہانا ہے
نہ وہ صدمہ نہ وہ ایذا نہ وہ رنجش نہ وہ غصہ نہ وہ فریاد و افغان ہے نہ اب وہ تلملانا ہے

الفت تخلص میر الفت اللہ خان حال انکا یہی تحریر ہوا ہے +

مجھے لپٹ کے اختر شب یار نے کہا کیا جانے اندنون کی یہ کیون رات گھٹ گئی
کمبخت آ ہوا خلل انداز خواب مین ہے ہے خروس صبح کی چھاتی نہ پھٹ گئی

ولہ

کیا منہ بنا رہی ہو اللہ ری رکاوٹ گویا کہ آشنائی گاہی تھی کسی سے
یو ہاتھ جوڑتا ہون بس کیجے جرم بخشی تقصیر بھی تو یعنی ہوتی ہے آدمی سے

پروانہ تخلص کنور جسونت سنگہ عرف کاکاجی ولد راجہ بینی بہادر بہادر تخلص کہ ارکان دولت نواب شجاع الدولہ بہادر مین تھی شاگرد سرپ سنگہ دیوانہ شعر فارسی بھی کہتے تھے نہایت شکیل جوان تھے ۱۲۱۲ ہجری مین انتقال کیا بعض تذکرہ والون نے انکو میر حسن اور مصحفی کا شاگرد لکھا ہے اسپر اعتبار نہین دیوان انکا نظر سے گذرا

دیکہ تو ہمسے رہت بازون سے تو نے اختر یہ کج ادائی کی

ہم سے رکھکر غبار رنا طر مین — جا کر اغیار سے صفائی کی
اے دل آزار تو ہی کر انصاف — ہے یہی طرز دلربائی کی
عہد کیا کیا تھے اور قول و قرار — آہ تسپر بھی بیوفائی کی

تجلی تخلص میر محمد حسن عرف میر حاجی حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے +

جانب شہر عشق آمت جب — رہ تجلی یہ راہ مشکل ہے
روکے بولا کہ اب تو جاتا ہون — خواہ آسان خواہ مشکل ہے

تراب تخلص شاہ تراب علی رحمۃ اللہ علیہ حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے +

چشم عبرت سے ہمنے دیکھا خوب — اس جہان کا عجیب عالم ہے
یکطرف شور و غل ہے عیش و خوشی — یکطرف آہ و درد و ماتم ہے
پھول ہنستا ہے اور کلی چپ ہے — منہ پہ دونو کی روتی شبنم ہے

وله

مرگیے ہم اسی تفکر مین — اسی حیرت مین ہم جہانسے گئے
واے حسرت تراب بار دگر — پھر نہ آئے جو کوئی یان سے گئے

وله

عاشق کو نہین تاب جدائی کی زیادہ — کوئی گوش گزار اوس سے یہ کر دے کسی ڈھب سے
دکھلاوے جھلک آج نکر وعدۂ فردا — مشتاق تر اتشنۂ دیدار ہے کب سے

جانصاحب تخلص میر یار علی ریختی گو حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے +

طوفان کے لگانے سے ہوگا نہ بیڑا پار — دیکھا کسیکے ساتھ تہا تالاب پر مجھے
وہ تو سٹرک تہی ہاتھ پکڑ لیتے بیدھڑک — میرا تو ڈر نتہا یہ تمہارا تھا ڈر مجھے
تم پانی پانی شرم سے ہوتے اجی فقط — مین ڈوب مرتے اتنی تہی غیرت مگر مجھے

وله

حلوائی کی دکان کی پھبتی نہ کیون کہون — ذرات آسمان مٹہائی کا تہال ہے
ہے چاند اندرسا تو ستارے ہین گولیان — شاخین کرن ہین اور یہ سورج سہال ہے

ولہ

تم ہو دانا ولایتی خانم	بولو کیا وجہ تین چار گری
نہ گلہری نہ ہے ہوا چلتی	خود بخود ٹوٹ کر انار گری

جرأت تخلص شیخ قلندر بخش حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے +

بہانہ کرکے بیماری کا وہ کیا کیا کراہے ہے	خدا نا کردہ اب اپنے تئین بیمار ڈالا ہے
کہ دیکھوں سنکے اسکو کون اب جیسے گزرتا ہے	محبت آزمانے کا نیا یہ ڈہب نکالا ہے

ولہ

ہاے یہ روداد کسکے روبرو کیجے بیان	چار دن مین جو تماشا سا دکھایا آپ نے
یعنی پہلے بے تکلف پاس بٹھلایا اور آہ	لگ گیا جب دل تو یکبیک پردہ لگایا آپ نے

ولہ

اوسے تو نفرت لگی ہے اپنی صورت سے	اور اس گمان مین سو پیچ جسم و جان پہ ہے
کہ اپنے دل مین یہ اب بندھ گیا ہے دلپر وہم	خیال یار کا شاید کہ امتحان پہ ہے

ولہ

یہی ہم چپکے چپکے بھر کے آہین کہتے ہین جرأت	بھبھوکا سا کبھو جو اسطرف وہ آن نکلے ہے
خدا رکھیو اسے لگ جا گلے سے آنکر جلدی	مسوسین دلکو کیتک ہاے کافر جان نکلے ہے

ولہ

چوری چھپے نہ دیکھنے پاتا تھا جو تجھے	اب دیکھ اوسکو جان مری ہاے جاے ہے
یعنی کہ در تلک بھی رسائی نہین جسے	اور وہ خوشی سے گھر مین ترے آئے جاے ہے

ولہ

حیرت زدہ تم دیکھکے کیون کہتے ہو مجکو	کیا جی لگی اوس پاس کہ جو دیکھو نہ بہالے
وہ اور ہین رکھے ہین جو منہ دیکھی کی الفت	مرتے ہین اک بات پہ ہم چاہنے والے

ولہ

اتنو جرأت کی عجب حالت ہے	جی اوسے دیکھکے گھبراتا ہے

وہ بدم کھینچی ہے ایسے دم سرد — اشک گرم آنکھوں نہین بھر لاتا ہے
بستر غم پہ تڑپتا ہے پڑا — نہ تو مرتا ہے نہ جی مین آتا ہے
نیند اوڑ جاتی ہے ہمسایون کی — ایسا راتون کو وہ چلاتا ہے

ولہ

نصیحت مان لو میری نہو عاشق کہین یارو — اوٹھاوگے بہت خواری بہت آزار دیکھوگے
لگے گی آگ سینے مین جگر جل جائیگا غم سے — بہینگے اشک آنکھون سے فرہ خونبار دیکھوگے
برے مانند کھو بیٹھوگے دل کو پھر بنا لوگے — بلا مین مبتلا ذرات جان زار دیکھوگے
جو آفت جو ستم جو قہر یہ تمکو دکھائیگا — چلے گا کچھ نہ چارا اور تم ناچار دیکھوگے

ولہ

مرض عشق سے یہ حال ہرا ہی کہ طبیب — اب تشفی کے لیے مجکو دوا دیتا ہے
اور صحت کی جو پوچھو تو کسے ہی امید — ایسے بیمار کو اللہ شفا دیتا ہے

ولہ

تہا وصل جن دنون مین تو کہتے تھے دلمین ہم — صحبت ہماری چرخ کو بھی خوش نگر لگی
سو خواب مین بھی اب نظر آتے نہین وہ عیش — افسوس ہے ہماری ہی اوسکو نظر لگی

ولہ

لوگ گر ہمسے یہ کہتے ہین کہ چلتے ہو جی وان — اپنے بیگانے سب اوس بزم مین ہین آئی ہوئے
دل مین تو سوچ کے اسباب کو رو دیتے ہین — کیا کہین اونسے کہ ہین ہم تو نکلوائی ہوئے

ولہ

گر کہین ہم لیکے دل تم جان کے خواہان ہوئے — جی جلا کر خاک مین ہمکو ملایا آپ نے
تو بدن جنبش مین لاکر کہتے ہین کس تاو سے — ہم تو ہین ایسے سے پھر کیون دل لگایا آپ نے

ولہ

یک عمر سے ہمکو دیکھنے کی — جس پردہ نشین کی آرزو ہے
سو کیا ہے غضب کہ آجتک بھی — پردے ہی مین اوس سے گفتگو ہے

ولہ

روٹہنا اوسکا وہ میرا آ منانا اب کہان
روکے کہتا ہون یہی جب سے فراق یار ہے
ہاے وہ لڑنا ہی اوسکا تہا غنیمت وصل یار
صلح کو روتے تہے کیا اب جنگ بہی دشوار ہے

ولہ

کیا بیان کیجیے جرأت کے نہ آنیکا سبب
کوئی بیتاب یہ کیونکر ترے در تک پہونچے
ہے یہ حال اوسکا کہ بستر پہ ادہر سے اودہر
شام سے قصد کرے ہے تو سحر تک پہونچے

ولہ

دو چار قدم فرش پہ گل کے جو پہر اگل
سو ناز و کرشمہ سے وہ دامن کو سنبہالے
اللہ ری نزاکت کہ وہین آتش گل کے
گرمی سے ترے پاؤنمین اوسکی کئی چہالے

ولہ

باری کچہ جذبۂ دل نے تو اثر اوسکو کیا
اب جو آتا ہے سو فردہ یہ سناتا ہی مجہے
منہ ترے گہر کی طرف کرکے یہ کہتا ہی وہ شوخ
اسطرف کو کوئی کہینچے لیے جاتا ہی مجہے

ولہ

سنکے جرأت کا وہ ترانۂ غم
بولا خوش اسکو ایسا راگ لگے
مجکو رسوا سے خلق کرتا ہے
اے ترے چاہنے کو آگ لگے

ولہ

دم ہو نٹونپہ بیمار محبت کا ہے تیرے
اے مست مئے ناز ذرا دیکہ تو چل کے
یان بادہ کشی مین نہو مصروف نکر دیر
وان جام ہے لبریز مبادا کہین چہلکے

ولہ

ظاہر مین گو نبولے وہ شوخ لیک ہمنے
خوبونکی انجمن مین یہ آزما لیا ہے
غصہ ہوا اوٹہ گیا ہے بس وو ہین جب کسی نے
الفت سے پاس اپنے مجکو بٹہا لیا ہے

ولہ

یار سے مین کہا کہ ترے لیے
میری آنکہون سے خون جاری ہے

مہربانی سے ہنسکے کہنے لگا — کیون تجھے اتنا رونا بھاری ہے

ولہ

ظلم کب ہمپہ روا ہے کہ ستمگر ہم تو — آپ ہی اوٹھ گئے تھے کل تری بیزاری سے
آہ پھر رہ نسکے دل کے سبب کیا کیجے — آج پھر آلے ترے کوچے مین ناچاری سے

ولہ

اپنے کوچے مین وہ عیار سنا کر یہ مجھے — کل کسی شخص سے کہتا تھا نکل کر گھر سے
رات سنتے ہین کہ لوگون نے اوسے تاڑ لیا — لگ رہا تھا جو کوئی شخص کسی کے در سے

ولہ

تھا جی مین یہ کہ مجھسے مگر جاے اس لیے — مینے کہا کہ غیر سے پھر تم میان ملے
پر کیا کہون کہ اپنا سا منہ لیکے رہگیا — آنکھین ملا کے جو یہ کہا اوسنے ہان ملے

ولہ

کہتے ہین کہ مکتوب بھی ہے نصف ملاقات — ہو چین مرے دل کو خط اوسکا اگر آوے
پر اپنے نوشتہ سے یہ خطرہ ہے کہ وان سے — تیرے نہ سنانے کہین لے نامہ بر آوے

ولہ

یہ حال ہے بیمار محبت کا ترے آہ — افسوس کبھی تو نے منگائی نہ خبر بھی
یعنے کہ جو غمخوار تھے اوسکے سو وہی اب — گھبرا کے یہ کہتے ہین کہ ہے ہے کہین مر بھی

ولہ

خوشا حال اونکا جو خمخانۂ ہستی مین کہتے ہین — برنگ شیشۂ مے کیفیت آنسو بہانے کی
کہ شکل زخم ہم آفت رسیدونکی یہ صورت ہے — نہ رونے کا مزا ہے کچھ نہ لذت مسکرانے کی

ولہ

بن اوسکو شغل گریہ سے بہلا کچھ دل بہلتا ہے — سوا ای ہمدم کہان نوبت رہی آنسو بہانے کی
کہ جو جرأت نظر آتا نہین کچھ بستر غم پر — گئے وہ دن بھی اب طاقت جو تھی رونے رولانے کی

ولہ

کہا جو مینے یہ اوس شوخ سے سنا ہے آج — کہ مول آپ نے خنجر کئی دو ہمارے لیے
تو کیا کہون کہ وہ منہ سے تو کچہ نہ بولا پر — نگاہین بولین کہ کہتے ہو کیا تمہارے لیے

ولہ

چلو بخشو گنہ بندے کا صاحب — بٹہاو اپنی محفل مین بلا کے
اوٹہا کر آنکہ پہر دیکھون بحسرت — تو مجکو مار یو گردن بٹہا کے

ولہ

شب جو کل اپنے مقابل ہو گئی ناگاہ آہ — چاندنی مین ایک صورت چمکی چمکائی ہوئی
اوسکے دہوکے سے کیا مینے لپٹ جانیکا قصد — پر وہ نکلا چہینی تو سخت رسوائی ہوئی

ولہ

گرچہ ہے وصل یار پر یارو — بیٹہیے کس طرح بے خطر کوئی
یہی دونو طرف ہے ڈہر کا آہ — دیکہ لیوے نہ آن کر کوئی

ولہ

وائے قسمت کیا ہین طالع ہای شامت کیا کہین — گہر مین بلوایا تہا جنکو میرے باعث یار نے
سو یکایک ہو مخالف جیسے آور بنکر رقیب — آہ اوسکی عاشقی کا وہ لگے دم مارنے

ولہ

پہرے ہے دور دور اے وائے وہ اب کہنچا — نہ وہ اخلاص ہے جیسے نہ ربط آشنائی ہے
نظر یہ لگ گئی اونکی جو اونکے وصل مین ہمکو — کہا کرتی تہی لو نہ اتبو آپہی کی بن آئی ہے

حسرت تخلص مرزا جعفر علی حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے ❊

صفا و خوبی رخسار آتش رنگ کو تیری — نہ تنہا جب سے دیکہا ہے فقط آئینہ حیران ہے
ادہر خونین جگر ہے لالہ پر داغ حسرت سے — ادہر سنبل کو دیکہا زلف کا تیری پریشان ہے
غرض جتنے عروسان چمن ہین تیری والہ ہین — گل و شمشاد و بندی قمری و بلبل ثناخوان ہے
سوا اسکے جو کوئی دیکہتا ہے تجکو کہتا ہے — فرشتہ ہے پری ہے حور ہے غلمان ہے انسان ہے

نہین آیا ہے اس نقشہ کا چہرہ دید مین آگے ‏— فلک سے کیا زمین کی اوپر آیا مہر تابان ہے
غرض جب عقل ہو جاتی ہے حیران تب یہ کہتی ہے ‏— کہ حق کا پرتو ہے جسکا یہ جلوہ نمایان ہے

ولہ

گئے ہم اتفاقاً رات حسرت کے مزار اوپر ‏— جو دیکھا تو بشدت آتش سوزان فروزان ہے
تعجب ہمکو آیا کھول کر دیکھا جو مرقد کو ‏— نہ جسم و پوست باقی ہے نہ نام استخوان وان ہے
مگر یک راکھ کا تودہ پڑا ہے اور اوسمین سے ‏— پیاپے شعلے اوٹھتے ہین اور یک انگر سا پنہان ہے

ولہ

تم جو کہتے ہو کہدو حسرت سے ‏— آہ و فریاد یان کیا نہ کرے
آپ کا اسمین کیا بگڑتا ہے ‏— درد دل کی کوئی دوا نکرے

حسن تخلص خواجہ حسن مرحوم حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے +

مدت سے ہوا تھا گم پہلو سے ہمارا دل ‏— کوچہ مین خبر پا کر ہم اوسکے گئے لینے
سو جان بھی وان اپنی کہو آئے ہم اے یارو ‏— کیا پوچھو ہوا اور اولٹی لینے کی پڑی دینی

حسن تخلص میر غلام حسن حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے +

پڑی رات داد وستد کچہ عجب ‏— جو بوسہ کو اوس شوخ سے جا اڑے
لگاتے ہی بس لب سے لب جی دیا ‏— حسن اور لینے کی دینی پڑی

ولہ

یہ جو عالم کے دلمین بہرتے ہین ‏— رات دن مجکو دہیان انکا ہے
پہر کہان ولولے جوانی کے ‏— یہ تقاضا بھی اپنے سن کا ہے

حیران تخلص میر حیدر علی دہلوی شاگرد سرب سنگہ دیوانہ بیشتر اضلاع صوبہ بہار مین رہتے تہے شعر اچہا کہتے تہے بہار مین مارے گئے قاتل کو بھی ساتھ لیگئے

کہا مینے جو میرے گھر چلیے ‏— اسمین کچہ کم نہو گی محبوبی
تیوری کو چڑہا لگا کہنے ‏— رہ و رسم ادب تو سب ڈوبی
مجہسے کہتا ہے میرے گہر چلیے ‏— دیکہیو اختلاط کی خوبی

ولہ

بیٹھے حیران کو جو دیکھا رونے ۔۔۔ بنگئے دو کہنی کی گھات مری
اونکی خدمت مین ادب سے بیٹھے ۔۔۔ عرض کی دیکھی کرامات مری
مین نہ کہتا تہا کہ دل آپ نہ دین ۔۔۔ بندگی قبلۂ حاجات مری

درد تخلص حضرت خواجہ میر قدس سرہ حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے + +

یہی پیغام درد کا کہنا ۔۔۔ گر صبا کوی یار مین گذرے
کونسی رات آن ملیے گا ۔۔۔ دن بہت انتظار مین گذرے

ذوق تخلص شیخ محمد ابراہیم مرحوم حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے + +

کہون اے ذوق کیا حال شب ہجر ۔۔۔ کہ تہی اک اک گہڑی سو سو مہینے
تہی شب ڈہال رکہا تہا یک اندہیر ۔۔۔ مری بخت سیہ کی تیرگی نے
تب غم شمع سان ہوتی تہے کم ۔۔۔ اور آتی تہے پسینون پر پسینے
یہی کہتا تہا گہبرا کر فلک سے ۔۔۔ کہ او بے مہر بد اختر کمینے
کہان مین اور کہان یہ شب مگر تہی ۔۔۔ مری جانب سے تیرے دلمین کینے
سوا اس ظلمت کے پردہ مین کیئے ظلم ۔۔۔ ارے ظالم تری کینہ وری نے
عوض کس بادہ نوشی کے مجہے آج ۔۔۔ دیے یہ زہر کے سے گہونٹ پینے
حواس و ہوش جو مجہسے قرین تہے ۔۔۔ قرینے سے ہوے سب بے قرینے
مری سینہ زنی کا شور سنکر ۔۔۔ پہٹے جاتے ہین ہمسایون کے سینے
اوٹہایا گاہ اور گاہے بٹہایا ۔۔۔ مجہے بے تابی و بے طاقتی نے
کہا جب دل نے تو کچہ کہا کی سورہ ۔۔۔ بہت الماس کے توڑے نگینے
نہ ٹوٹا جان کا قالب سے رشتہ ۔۔۔ بہت سی جان توڑی جانکنی نے
بہت دیکہا نہ دکہلایا ذرا بہی ۔۔۔ طلوع صبح سے منہ روشنی نے
کہا جی نے مجہے یہ ہجر کی رات ۔۔۔ یقین ہے صبح تک دیگی نہ جینے
لگے پانی چوانے منہ مین آنسو ۔۔۔ پڑہے یاسین سرہانے بیکسی نے

مگر دن عمر کی تھوڑی سی باقی ——— نگار کہی تھی میری زندگی سے تھے
کہ قسمت سے قریب خانہ میرے ——— اذان مسجد مین دی بارے کسی نے
بشارت مجھکو صبح وصل کی دی ——— اذان کے ساتھ مین و فرخی نے
ہوئی ایسی خوشی اللہ اکبر ——— کہ خوش ہو کر کہا خود یہ خوشی نے
موذن مرحبا بروقت بولا ——— تری آواز مکے اور مدینے

ولہ

اے ذوق بس نہ آپ کو صوفی جتائیے ——— معلوم ہے حقیقت ہو حق جناب کی
نکلے ہو میکدے سے ابہی منہ چہپا کے تم ——— دابے ہوئے بغل مین صراحی شراب کی

ولہ

تو بھلا ہے تو برا ہو نہیں سکتا اے ذوق ——— ہے برا وہ ہے کہ جو تجھکو برا جانتا ہے
اور اگر تو ہی برا ہے تو وہ سچ کہتا ہے ——— کیون برا کہنے سے تو اوسکی برا مانتا ہے

ولہ

مین نہ تڑپا جو دم ذبح تو یہ باعث تھا ——— کہ رہا مدنظر عشق کا آداب مجھے
ورنہ وہ شوخ کہ جو گل سے بہی نازک ہو سوا ——— لیوے اسطرح سے زانو کے تلے داب مجھے

ولہ

قدم سنبھال کے رکھ راہ عشق مین اے ذوق ——— گزرنا اس رہ دشوار سے نہ آسان ہے
جو کوئی آبلہ پاے مور بہی ہے تو وہ ——— ترے ڈبونے کو وہ بہی تو طوفان ہے

راسخ تخلص شیخ غلام علی حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے

راسخ کو کوئی حسرت عشقی نہین صاحب ——— آلائش خواہش سے دل اوسکا تو بری ہے
اب بستے ہے خواہندہ اک جنبش دامن ——— وہ مضطرب الحال چراغ سحری ہے

ولہ

شرح میکدہ بیان کیا ہو ——— یہان کی رند افضل زمانہ ہوئے
غم شریف حرم کو یہ ہے کہ حیف ——— نہ گدائے شراب خانہ ہوئے

وله

وقت چلنے کے علاقون کی خلش تا زیست تھی — اس لیے جی کو ہر اک سے شے اوٹھایا ہمنے
خواہشین جمع تھین دلمین سو گیا اونکو بہا — کوچ سے آگے ہے اسباب لٹایا ہمنے

رضا تخلص حمید الدین خلف حکیم کلو چاندپوری اور حال انکا معلوم نہوا +

آہ کیا دن تھے کہ ہم سایۂ تربے اے گلرو — دو قدم چلکے خیابان کے تلے بیٹھ گئی
اب یہ حالت ہے کہین جیب کے تری کو جہین — ہین گنہگار جو ایوان کے تلے بیٹھ گئے

رند تخلص لالہ کھیم نراین کھتری دہلوی نبیرۂ راجہ لچھمی نراین مہاراجہ تکیت رای کے رفیق تھے طب مین اچھا دخل رکھتے تھے بیشتر فارسی کہتے تھے کلکتہ مین بھی آئے تھے آخر ایام مین ہوگلی مین سکونت کی تھی

نالۂ طنبور و چنگ اے اہل غفلت تم سنو — گوش زد ہوتی ہے ہر دم یہ نصیحت ساز سے
ہے سزا اوسکی کہ روز و شب وہ پاے گوشمال — راز دل بے پردہ جو کہدے بلند آواز سے

رند تخلص سید محمد خان حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے +

سنیو یہ سانحہ بھی ہے یار و شنیدنی — لے لیکے خط مرے جو گیے نامہ بر گئے
کہتا ہے کیا وہ شوخ کہ جیتے ہین رند کیا — مدت ہوئی کہ ہمنے سنا تھا وہ مر گئے

وله

اب تک وہ ایک ایک سے کرتے ہین تذکرہ — ہر چند ترک عشق کو برسون گذر گئے
واللہ رند سے یہ توقع نتھی مجھے — کیا کیا کہا کرتے تھے پر کچھ نکر گئے

وله

بھاگون کس سمت کو ٹوٹے ہوئی ہین پای گریز — ہاتھ دہو کر مرے پیچھے ہین طرحدار پڑی
اسطرف سے ہے کیا ناز و ادا نے زخمہ — اسطرف لوٹ ہین اپنے ہین یہ دو چار پڑے

وله

لاکہ بار اوسطرف سے گزرا تو — دفن جسجا شہید الفت ہے
فاتحہ درکنار یہ نہ کہا — مرگیا کون کسکی تربت ہے

مرے

غزل مخمس

ولہ

کیا کہوں دل پہ کیا گذرتا ہے | جب یہ تحریر یار کرتا ہے
آج فرصت نہیں کل آئیں گے | تو محبت انتظار کرتا ہے

ولہ

یہ ناوک افگنی ہے فقط میرے دم تلک | پچھتائیے گا آپ بہت مجھکو مار کے
ترکش کمر سے کھول کے پھینکوگے میرے بعد | رکھدوگے تم کمان سی چلہ اوتار کے

ولہ

نہ مانونگا ہرگز نہ مانونگا ہرگز | بس اب عذر بیجا ہیں سارے تمہارے
میں سب سن چکا ہوں ندو مجکو چھینٹے | جو ہیں شغل دریا کنارے تمہارے

ولہ

طبیعت کا میرے کرو تم نہ دھیان | کسی اور سے اب بہل جائیگی
نہیں رہنے کا بعد چندے یہ حال | سنبھلتے سنبھلتے سنبھل جائیگی

ولہ

شب وصال کا کیا ماجرا بیان کروں | نہ پوچھیے یہ حقیقت عجب حال ہوئی
سوال کرتے تو کر بیٹھا اونسے بوسے کا | میں زرد ہو گیا غصہ سے وہ جو لال ہوئی

ولہ

مرے ساتھ سوتا نہیں یار آکر | اسی بات کا تا ہی رونا پڑا ہے
پلنگ ایک جانب کو اوندھا ہوا ہے | کسی سمت الٹا بچھونا پڑا ہے
مسہری پہ ہوتا ہے تابوت کا شک | یہ مرنا پڑا ہے کہ سونا پڑا ہے

ولہ

عبث بے سبب بی جہت روٹھتی ہو | یہی تو بری خو ہے جانی تمہاری
بھلا تم ہی منصف ہو تم ہی بولو | وہ کیا بات تھی جو نہ مانی تمہاری

قطعۂ منتخب

ولہ

نہ چھپا تجھسے کوچۂ قاتل ... مرگیا تو بھی میری خو نہ گئی
آب و گل مین جو تھی وفاداری ... خاک بھی اوڑکے کو بکو نہ گئی

رنگین تخلص سعادت یارخان مرحوم حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے ✤

یک پردہ نشین دیکھکے دل نے کہا تکلیف ... کیا خوب ہو گر اس سے اشارات کی ٹھہرے
نوبت جو اشارات تلک پہونچی تو وہین ... اوسنے کہا حرف و حکایات کی ٹھہرے
جب حرف و حکایات بہم ہونے لگی خوب ... بولا کہ کسیطرح ملاقات کی ٹھہرے
مدت مین ملاقات میسر جو ہوئی ہے ... اب دل یہی کہتا ہے کہ ادسبات کی ٹھہرے

ولہ

حورون کے عوض مجھے الٰہی ... دنیا مین تو ایک نازنین دے
کب مجکو بہشت کی ہے خواہش ... دنیا ہو جو کچہ سو لا یہین دے

زیرک تخلص مولوی حافظ قلندر بخش حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے ✤

زیرک کل اک طرف کو مین تنگ خستہ دل ... جاتا تھا ناگہان وہ پریرو ملا مجھے
فی الفور دیکھتے ہی یہ اوسکو مین عرض کی ... کبتک رکھیگا رنج مین تو مبتلا مجھے
سنتے ہی درجواب یہ بولا وہ تندخو ... صحبت سے تیرے رنج نہین ہے ذرا مجھے
لیکن یہ ڈر ہے اپنی محبت کے واسطے ... اب نہو سکھائے تو مہر و وفا مجھے

سلیمان تخلص مرزا سلیمان شکوہ بہادر خلف الصدق حضرت شاہ عالم بادشاہ آفتاب شاگرد شاہ حاتم وانشا مدت تک لکھنؤ مین جلوہ افروز تھے کبھی دہلی اور کبھی اکبرآباد مین بھی رہتے تھے شعر عاشقانہ خوب کہتے تھے سنہ ۱۲۵۳ ہجری مین اکبرآباد مین رحلت کی اور وہین مدفون ہوئے راقم نے انکے مزار کی زیارت کی ہے انکے انتقال کی تاریخ رحمت خدا سے نکلتی ہے دیوان انکا نظر سے گزرا

ہاتہ جب چھاتی پہ اوسکے سینے رکھکر یون کہا ... بوجھ میرے ہاتہ مین یہ جنت ہے یا طاق ہے

تب کہا ہنسکر یہ اوس نے راہ شوخی سے مجھے … ایک ہی اللہ اپنے کام مین تو حاذق ہے

سودا تخلص مرزا محمد رفیع حال انکا تحریر ہو چکا ہے +

ا کروز سیر گورِ غریبان کو مین گیا … یعنی وہان بزرگون کا اکثر مزار ہے
دیکھا تو ایک گور پہ نرگس ہے سرنگون … پوچھا مین اوس سے یہ کہ تو کیون شرمسار ہے
اوس نے کہا عزیز تو نرگس مجھے نہ جان … آنکھین ہین اوسکی ہون کہ یہ جسکا مزار ہے
جب مین کہا کہ میری طرح سرنگون ہے کیون … اور اسقدر یہ کسکا تجھے انتظار ہے
تب تو یہ اوس نے مجھسے کہا سن اے بیخبر … یہ بات تو ہر اک کے اوپر آشکار ہے
عاشق تھا ایک کافر بے پیر کا یہ شخص … اب تک اوسیکا اسکے تئین انتظار ہے
سودا مجھے یقین ہوا تب سے کہ آہ … عاشق کو بعد مرگ کے بھی انتظار ہے

ولہ

ایک غماز نے اوس ترک پسر سے یہ کہا … ہے جو سودا کوئی شاعر وہ ترا مفتون ہے
سنکے بولا یہ کہو میری طرف سے اوسکو … باندہنا خونیہ کمر اپنے نیا مضمون ہے

ولہ

بولے ہی سنکے جو آتا ہے مرا کچہ مذکور … اوسکے آگے کسی تقریب سے گاہی گاہے
وہی سودا ہے نہ کوچے مین ہمارے جو شخص … نظر آجاے ہے با حال تباہی گاہے

ولہ

اس مین حیران ہین کیا ہمسے ہوئی ہے تقصیر … قتل کرنے کے لیے پہرتے ہو تیار ہوئے
تیغ خونریز بکف خنجر تراں بہ میان … ہر گہڑی سامنے آجاتے ہو خونخوار ہوئے
گر اسی مین ہے خوشی دلکی تمہاری تو خیر … ہم بہی راضی ہین کہ اس جینے سے بیزار ہوئے
پہیر کیا ڈہیل ہے سنتی ہی تو ہو بسم اللہ … کہینچکر تیغ کو آجاؤ ستمگار ہوئے
ورنہ دل کہول کے لگجاؤ گلے سے پیارے … گو کہ ہم قتل ہی کرنے کے سزاوار ہوئے
اتنے ہی بات سے کہتے ہین کہ آبوسہ دے … آہ اے واے جو ایسے ہی گنہگار ہوئے
توبہ کرتے ہین قسم کہاتے ہین سنتے ہو تم … پہر نہین کہنے کے آگے کو خبردار ہوئے

سوز تخلص محمد میر حال انکا ختصر تحریر ہوا ہے +

جز تری خاک درا ے دوست رب کعبہ — دل مین ہو گر ہوس عزت وجا ہے گا ہے
نہ شفاعت ہو پیمبر کی نہ تیرا دیدار — ہو جو فردوس بہین پر بہی نگا ہے گا ہے

ولہ

ایک نے سوز سے پوچہا کہ صنم سے اپنے — اب بہی ملتے ہو بدستور کہ گا ہے گا ہے
دیکہکر منہ کو گہڑی ایک او رہر کر دم سرد — یون اشارے سے بتایا سرا ہے گا ہے

سوز تخلص مولوی عبد الکریم خلف مولوی امام بخش صہبائی باشندۂ تہانیسر مقیم دہلی
اشعار انکے مزیدار ہوتے ہین صاحب دیوان گزری

دیکہا عجب تماشا طرفہ کیا نظارہ — گزرا جو صبح گاہان مین صحن گلستان سے
یعنی کہ ایک بلبل بیٹہی تہی شاخ گل پر — رنگ چمن دو بالا تہا اوسکی داستان سے
جون سوز سوز در دل اشعار میر لب پر — گویا خبر وہ دیتی تہی سوزش نہان سے
اوسکے سخن مین ہمدم کیا کچہ بہری تہی گرمی — گویا کہ آتش دل تہی شعلہ زن زبان سے
گہ نالہ و فغان سے عالم کو پہونک دینا — گہ دل ہی دل مین جلنا آہ شرر فشان سے
گہ فصل گل سے شادان کو تاہ بینیون سے — گہ پیش بینیون سے غمگین تہے وہ خزان سے
اوسکو سمجہ کے اپنا ہمدرد و ہم مصیبت — پوچہا یہ مینے اوس سے تو کہہ تو کچہ زبان سے
کیا حال ہے کہ تیرے وہ زمزمے نہین ہین — اندوہ گینیان ہین ظاہر تری فغان سے
کہنے لگے کہ جو جو میری حقیقتین ہین — سو گفتنی نہین ہین کیا فائدہ بیان سے
لیکن نہین مناسب بالکل ہی چپکے رہنا — اب راز دل چہپاؤن اور تجہسے راز دان سے
میری یہ ہے حقیقت میرا یہ ماجرا ہے — یعنی کہ خستہ دل ہون اور تنگ اپنی جان سے
نے بیٹہنے کی جا ہے نے رہنے کا ٹہکانا — آزردہ ہون زمین سے آشفتہ ہون زمان سے
انکے تو جو رسہتے اک عمر ہو گئی ہے — صیاد سے گلا ہے شکوہ نہ باغبان سے
اتبو اک اور تازہ آفت ہے سر پہ نازل — یعنے بقول میر دل خستہ آسمان سے
جب کوندتی ہے بجلی تب جانب گلستان — رکہتی ہے چہیڑ میری خاشاک آشیان سے

قطعہ منتخب

سوزان تخلص مرزا احمد علی خان شوکت جنگ ولد مرزا علی خان لکھنؤ کے معززون مین تھے

مری سر کی قسم اخفا نکر نا — ترا دل کیا کسی پر مبتلا ہے
کہ رہتی ہے تری اب چشم خونبار — گریبان تا بدامن پھٹ رہا ہے
اوڑا ہے رنگ رو میری طرحسے — برنگ زعفران چہرہ ہوا ہے
حیاسے گو نہین کہتا تو مجھسے — ولے تحقیق مجھپر ہوگیا ہے
کسی بیدرد خود ایسے سے شاید — تمہارا بھی کہین اب دل لگا ہے
لگا کہنے نہ کر طوفان سوزان — وہ ایسا شہر مین کہ کون ہے
کہا مینے بھلا صاحب نہین تو — تمہارا حال اب یون کیون ہوا ہے
الم ہے غم نصیبون کی طرح سے — نہ وہ فرحت نہ وہ اب چہچہا ہے
زبان پر شعر جاری درد کے ہین — کبھی ہنسنا کبھی رونا یہ کیا ہے

شاکر تخلص محمد شاکر مرحوم شاگرد محمد علی حشمت اور کچھ حال انکا معلوم نہوا

کیا پوچھے ہے حال بلبلون کا — جو اونپہ گذرنی ہے گذرنے
گلچین تجھے کیا تری بلا سے — گل توڑ کے تو تو گود بھر لے

شیفتہ تخلص نواب محمد مصطفے خان بہادر حال انکا پیشتر تحریر ہو چکا ہے

ہم جو تحریک ناتوانی سے — قصہ ہاے ستم سنانے لگے
ہنسکے کہنے لگے کہ ہان سچ ہے — تم مرے ناز کیون اوٹھانے لگے

وله

شیفتہ وہ کہ جسنے ساری عمر — دینداری و پارسائی کی
آخر کار مے پرست ہوا — شان ہے اوسکی کبریائی کی

صابر تخلص مرزا قادر بخش خلف مرزا اکرم بخت ابن مرزا خورد بہادر نبیرہ مرزا معز الدین جہاندار شاہ بادشاہ دہلی شاگرد عبد الرحمن خان احسان

و مولوی امام بخش صہبائی صاحب دیوان ہین تذکرہ گلستان سخن انکے نام سے مشہور ہے لیکن حقیقت مین تذکرہ مذکورہ مولوی امام بخش صہبائی کا لکھا ہوا ہے کہ عبارت اوسکی اسبات پر گواہی دیتی ہے

ہمنشین لطف شب وصل تو تہا ہی کہ مجھے   یہ گمان تہا کہ رہی کچہ نہ تمنا باقی
پر کہون کیا دم رخصت جو مزا تہا کہ مرے   دل مین ارمان ہے اوس لطف ادا کا باقی
رات بہر جاگنی سے نیند کا آنکھو نمین خمار   اور کچہ کچہ اثر نشۂ صہبا باقی
بہینی بہینی سی وہ رنگت وہ پریشان ترکیب   لب پہ بدرنگ سا کچہ پان کا لاکہا باقی
آنکہ کے دورونمین کم کم سی وہ سرخی کی نمود   تہوڑا تہوڑا سا اک انداز سے سرما باقی
ایک ایک گام پہ بل ہوئے کمر مین سو سو   کا تماشا ق نزاکت سے وہ رستا باقی
اب نہ وہ شب کا مزا اور نہ وہ صبح کا لطف   رہگیا اک کف افسوس کا ملنا باقی

صاحبقران تخلص سید امام علی ولد میر غلام حسین بلگرامی سادات رضویہ سے تہے آصف الدولہ بہادر کے عہد مین لکھنؤ کو گئے تہے ہزل و فحش سے اشعار انکے مملو ہین دیوان انکا نظر راقم سے گزرا

پوچہا صاحبقران نے جا دی سے   تیرے نیچے یہ غارسی کیا ہے
ہنسکے بولے کہ دیکہلو صاحب   ہا تہ کنگن کو آرسی کیا ہے

صبا تخلص میر ضیا کے ایک شاگرد کا ہے اور کچہ حال معلوم نہوا

تربت صبا کی دیکہی کل رات دور سے جو   آئے نظر مجہے وان شمع و چراغ کتنے
جا کر جو آج دن کو دیکہا کیا تفحص   اک دل جلے ہے اوسمین حسرت کے داغ کتنے

صبا تخلص میر وزیر علی لکہنوی حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے

یار اللہ رے ترا عالم   دیکہ یہ داغ دل مین کسکا ہے
ماہ ہر وا ور بہی ہین دنیا مین   یون فلک پر دماغ کسکا ہے

صفیر تخلص سید فرزند احمد خلف سید احمد احمد تخلص داروغۂ آبکاری ضلع مونگیر باشندۂ بلگرام مقیم آرہ ضلع شاہ آباد اردو مین محمد مہدی خبر بلگرامی و امان علی

سحر سے اور فارسی مین مرزا نوشہ غالب سے اور مرثیہ مین مرزا دبیر سے اصلاح لی ہے صاحب دیوان واردو قصہ بوستان خیال ومثنوی اعجاز کلیم ہین راقم کے احباب مین ہین شعر اچہا کہتے ہین

غیرون سے بگڑ چلے ہے اون سے
اب اونکو بھی چاہ ہے ہماری

کچہ روزون مین دیکھنا کہ ہر بات
حسب دلخواہ ہے ہماری

کہتے ہین جسکو وصل کی شب
انشاء اللہ ہے ہماری

طالب تخلص حافظ شبراتی مرحوم باشندہ رامپور شاگرد مولوی قدرت اللہ شوق علوم عربی وفارسی مین دخل معقول رکہتے تہے شعر بہت خوب کہتے تہے امماری مادرزاد تہے معما کے سمجھنے مین استاد تہے صاحب تذکرہ گلشن بیخار نے جو انکا نام حافظ طالب لکہا ہے غلطی کی ہے صاحب دیوان گذرے ✢ ✢

تم کھلے بندون چلے آئے مری محفل مین رات
مین بھی کچھ کھیل کھیلا تہا بس کچہ ہاتہا پائی ہوگئی

مین ہی کچہ ملزم نہین تقصیر یان دونو کی ہے
بیوقوفی تمسے مجہسے بےحیائی ہوگئی

طپش تخلص مرزا احمد اسمعیل عرف مرزا جان حال انکا پیشتر تحریر ہو چکا ہے

سن اے ہمدم گیا تہا دیکھنے کو در پہ مین اونکے
مرے آواز کو سنتے ہوئے وہ گہر سے نکل نکلے

یہ منہ پاکر جو بولا مین کہ چلیے بندہ خانے میں
تو کیا کہتے ہین لو بس تم تو اتنی ہی مین چل نکلے

ولہ

مینے جو کہا جی مین ہے اب بوسونکی مارے
کرڈالون تری چاہ زنخدان کے ٹکرے

تب ہنسکے لگے کہنے یہی آپ سے ہوگا
کہاتا نمک اور کرنا نمکدان کے ٹکرے

ولہ

نقش پا کی تلاش کا اوسکے
جب طپش کو خیال آتا ہے

داغ دل کا چراغ ہاتہ مین لے
رات کو اوس گلی مین جاتا ہے

اسمین وہ شمع رو اگر اوسکو
روزن در سے دیکہ پاتا ہے

گہر کے لوگون سے تب وہ بولکے یون
اپنی آواز سے سناتا ہے

کوئی بلا کر اوسے چراغی دو | نقش بندی فقیر جاتا ہے

ولہ

طپش اب بیچتا ہے دلکو اپنے | بہا اس جنس کی بوسہ پر ہے
ہوئے ہین خوبرو کتنے خریدار | شناسائی ہین جن جنکو نظر ہے
کوئی دو بوسے دیتے ہین کوئی چار | و لے اپنا ارادہ بیشتر ہے
سو یہ ہے عرض خدمت مین تمہاری | کہ لینا آپ کو منظور گر ہے
تو اب اس سے بھی کچہ نہ بہیے زیادہ | یہ چرخ نیلگون نیلام گھر ہے

ولہ

کہا جو دل سے چل تجھکو تماشا اک دکھا لاؤن | تہ کاکل عرق آلودہ وہ گردن جھلکتی ہے
لگا کہنے طپش مین گھر سے باہر کس طرح نکلون | اندھیری رات ہے برسات ہے بجلی چمکتی ہے

ولہ

ہوا کچہ تو محبت کا اثر اوسکو کہ سنتے ہین | طبیعت نے جو دی تکلیف اوسے کل سیر بستانکی
نظر کر بید مجنونکی طرف حسرت سے کہتا تھا | کہ اس مین شکل کچہ کچہ ملتی ہی اوس مو پریشانکی

ولہ

نہ آشنا ہے کسیکا طپش نہ کوئی دوست | عبث ہر ایک سے دل بستگی رہی میری
یہ حال ہجر مین ہو ہو گیا مرا لیکن | کسی نے آن کے اک دن خبر نہ لی میری

ولہ

تری تلاش مین آوارگی سے لیل و نہار | نہ پوچھ شکل ہے جو کچہ کہ اب بنی میری
کٹی ہے وادی ریگ روان ہے طے کرتے | برنگ شیشۂ ساعت یہ ہر گھڑی میری

ولہ

مین تو ناحق یہ قصہ کہ کہکر | تم سے کہتا ہون مدعا سمجھے
رفتہ رفتہ کبھی سمجھ لو گے | ابھی تو آپ کی بلا سمجھے

ولہ

غیر سے باتین کرتے اوسکو دیکھکر — کل جو میں نے کہا بہلا مجہے
وہین بہر بول اوٹہا ڈہٹائی سے — بارے فرمائیے تو کب سمجہے

ولہ

کہا مینے جو کل اوسکو کہ سنتے ہو میان صاحب — بلا سے ہم بہی ایسا جانتے تو بیوفا ہوتے
تو سنتے ہی لگا کہنے چہ خوش تقلید کی خوبی — بہلا بالفرض گر تم بیوفا ہوتے تو کیا ہوتے

ولہ

فصل بہار آئی گلشن مین چلو طپش تک سیر کرین
شاخ پہ گل کے ہے مترنم ہر اک مرغ گلستانی
لی ہے جسکی اوج ہوا پر بول یہ اوڑتے جاتے ہین
تم درنا تم درنا درتم دیم تتا درتا دا انی

ولہ

کل کسی نے جو کہا اوس سے طپش نے پیارے — دیکہ بہیجا ہے ترے پاس یہ پیغام مجہے
کہ کسی دن بہی ملے گا تجہے کام دل زار — یا کہ منظور ہے رکہنا یون ہی ناکام مجہے
تو لگا کہنے کہ صاحب تمہین معلوم نہین — اب تو مدت ہوئی اوس سے نہین کچہ کام مجہے

ولہ

کیا کہون حال طپش کو تجہسے اے نازک دماغ — مت سن اس مضمون کو یہ قصہ جانکاہ ہے
صبح سے تا شام یا رونا ہے یا ہچکی — شام سے پہر صبح تک یا نالہ ہے یا آہ ہے

ولہ

آہٹ قدم کی پاکے کہا تسکو کون ہے — مینے کہا کہ کوئی نہین یہ غلام ہے
سنتے ہی خشمگین ہو لگے کہنے واہ واہ — گہر جاے کیا غلام کا اسوقت کام ہے

ولہ

بوسہ لیتے ہوئے کل اونسے جو پوچہا مینے — سچ کہو کچہ تمہین بہی اس مین مزا آتا ہے

لگے کہنے کہ طیش سن تو مین یہ حیران ہون ۔ مجھے کچھ اور بھی ان باتون سوا آتا ہے

ولہ

ہر طرف آج ہے بسنت کی دہوم ۔ سیر مین ہے ہر اک تماشائی
کتنے گلرو جو ہین بسنتی پوش ۔ دل مین کہیتی ہے جنکی رعنائی
کہتے ہین آن کر مجھے ہنس ہنس ۔ دیکھکر میری ناشکیبائی
ہو مبارک تمھین جنون طیش ۔ پھر نئی رت نئی بہار آئی

ولہ

کیا بیان کیجے شرارت آہ اوس عیار کی ۔ تھرتھرے زنخ سے ظالم ہے بلا انگیز ہے
تیری مژگان کی جو تعریف اوسکے جب کرتا ہون ۔ طعن سے کہتا ہے مجھکو تو بھی کتنا تیز ہے

ظفر تخلص جنت آرامگاہ بہادر شاہ حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے ✦

رقم شوق کو مرے قاصد ۔ نہ سکیو دکھا کے لے جاے
کہین ایسا نہو مرے خط کا ۔ کوئی مضمون اوڑا کے لے جاے

ولہ

گلی مین یار کے ہم آج شبکو اے ہمدم ۔ بتائین کیا کہ کدہر سے گئے کہان سے گئے
صبا کی طرح سے انکھو نہین سبکے ڈال کی خاک ۔ نظر بچا کے ہر اک وہان کی پاسبان سے گئے

عزیز تخلص بہکاری لال دہلوی شاگرد حضرت خواجہ میر درد قدس سرہ ✦

آرام وصل و ہجر مین ممکن نہین ہمین ۔ یون ہی ہمیشہ مضطرب اے رشک ماہ تھے
اب ہجر ہے تو حسرت دیدار لی ہے جی ۔ جب وصل تھا تو کشتۂ تیغ نگاہ تھے

غالب تخلص مخدوم اعظم نجم الدولہ دبیر الملک اسد اللہ خان بہادر نظام جنگ معروف بہ میرزا نوشہ خلف عبد اللہ بیگ خان اولاد مین افراسیاب کے ہین مولد انکا اکبرآباد مسکن دہلی طبیعت انکی نہایت دشوار پسند ہے اشعار فارسی ان کے ظہوری ترشیزی اور میرزا عبد القادر بیدل کے اشعار کے ہم پہلو ہوتے ہین اور اشعار اردو رتبہ بلند رکہتے ہین اوائل مین اردو غزل مین اسد تخلص کرتے تھے بڑا عرصہ گذرا

کہ کلکتہ مین بہی آنے تہے راقم کو دہلی مین رہنے کے ہنگام مین انکی خدمت مین نیاز حاصل ہوتا تہا کلیات انکا نظر سے گذرا

پہر کہلا ہے در عدالت ناز — گرم بازار فوجداری ہے
ہو رہا ہے جہان مین اندہیر — زلف کی پہر سرشتہ داری ہے
پہر دیا پارۂ جگر نے سوال — ایک فریاد و آہ وزاری ہے
پہر ہوئے ہین گواہ عشق طلب — اشکباری کا حکم جاری ہے
دل و مژگان کا جو مقدمہ تہا — آج پہر اوسکی روبکاری ہے

وله

اے تازہ واردان بساط ہواے دل — زنہار اگر تمہین ہوس ناو نوش ہے
دیکہو مجہے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو — میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے
ساقی بجلوہ دشمن ایمان و آگہی — مطرب بنغمہ رہزن تمکین وہوش ہے
یا شبکو دیکہتے تہے کہ ہر گوشۂ بساط — دامان باغبان وکف گلفروش ہے
لطف خرام ساقی و ذوق صداے چنگ — یہ جنت نگاہ وہ فردوس گوش ہے
یا صبحدم جو دیکہیے آکر تو بزم مین — نے وہ سرور و سور نہ جوش وخروش ہے
داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی — اک شمع رہگئی ہے سو وہ بہی خموش ہے

وله

کلکتہ کا جو ذکر کیا تو نے ہمنشین — اک تیر میرے سینے مین مارا کہ ہاے ہاے
وہ سبزہ زار ہاے مطرا کہ ہے غضب — وہ نازنین بتان خود آرا کہ ہاے ہاے
صبر آزما وہ اونکی نگاہین کہ حف نظر — طاقت ربا وہ اونکا اشارا کہ ہاے ہاے
وہ میوہاے تازہ وشیرین کہ واہ واہ — وہ بادہاے ناب گوارا کہ ہاے ہاے

وله

ہے جو صاحب کی کف دست پہ یہ چکنی ڈلی — زیب دیتا ہے اسے جس قدر اچہا کہیے

خاتم انگشت بدندان کہ اسے کیا لکھیے
ناطقہ سر بگریبان کہ اسے کیا کہیے +

مہر مکتوب عزیزان گرامی لکھیے
حرز بازوے شگرفان خود آرا کہیے +

مسی آلودہ سر انگشت حسینان لکھیے
داغ طرف جگر عاشق شیدا کہیے +

خاتم دست سلیمان کی مشابہ لکھیے
سر پستان پریزادسے ماناسے کہیے +

اختر سوختہ قیس سے نسبت دیجے
نافہ آہوئے بیابان ختن کا کہیے +

وضع مین اسکو اگر سمجھیے قاف تریاق
رنگ مین سبزۂ نوخیز مسیحا کہیے

صومعہ مین اسے ٹھہرایئے گر مہر نماز
میکدے مین اسے خشت خم صہبا کہیے

کیون اسی قفل در گنج محبت لکھیے
کیون اسی نقطۂ پرکار تمنا کہیے

کیون اسے گوہر نایاب تصور کیجے
کیون اسے مردمک دیدۂ عنقا کہیے

کیون اسے تکمۂ پیراہن لیلے لکھیے
کیون اسے نقش پئے ناقۂ سلما کہیے

بندہ پرور کی کف دست کو کیجے دل فرض
اور اس چکنی سپاری کو سویدا کہیے

غفلت تخلص اخوند غفلت باشندۂ رام پور خواہرزادۂ کرم خان کرم شاگرد حافظ شیرازی طالب انکے بیشتر اشعار مین موت کا مضمون ہوتا ہے شعر خوب کہتے تھے صاحب دیوان گذرے

سکندر آئنے مین تاپتے جو تا لب گور
صدا یہ کانمین آئی دہان تربت سے

بس اب نکیجے گام ورس سے پیمائش
یہانکے ہوگی مساحت جریب قامت سے

فراق تخلص حکیم ثناءاللہ خان مرحوم حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے

دہن کے وصف مین حیران ہین تیری نکتہ چنانچہ
کمر کا کیا کوئی مضمون تری ای سیمبر باندہے

دہن کی فکر اوس سے جسے شوق عدم ہووے
وہ مضمون کمر باندہے جو مرنے پر کمر باندہے

فغان تخلص مرزا اشرف علی خان کوکہ حال ان کا پیشتر تحریر ہوا ہے

تنہا اگر مین یار کو پاؤن تو یون کہون
انصاف تو بچھوڑ مروت اگر گئی

آخر فغان وہی ہے اوسے کیون بہلا دیا
وہ کیا ہوئی تپاک وہ الفت کدہر گئی

مجھسے جو پوچھتے تو ہو تو ہر حال شکر ہے
یون بھی گذر گئی مری دون بھی گذر گئی

وله

کل دیکھتا ہون گیا کہ سر راہ ایک شخص — کہنے لگا فغان نہین شاکی تو یار سے
مین یہ دیا جواب کہ سنتا ہے ای عزیز — ہے دور مرتبہ مرا صبر و قرار سے
خانہ بجانہ یار کا کرتا گلہ ہیر و ن — یہ تو نہٹ بعید ہے میرے شعار سے
مین وہ ہون عندلیب کہ گلزار دہر مین — مجکو خلش نہ ایک سے ہے نے ہزار سے
تنہا نہ گل ہی دیکھکے دل باغ باغ ہے — انکھین بھی لگ رہی ہین مری نوک خار سے

قائم تخلص محمد قیام الدین مرحوم حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے

سات اوس سے کہا مین کہ تری کوچہ مین سیاستگ — قائم کو بہت دیر ہوئی داد طلب ہے
کیا ہو جو ٹک اک سنلی تو احوال کو اوسکے — بولا کہ تری فہم سے یہ بات عجب ہے
ہو ایک ستم کش تو کوئی داد دے یان تو — لے صبح سے تا شام یہی شور و شغب ہے

قدرت تخلص شاہ قدرت اللہ مرحوم حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے

کہا مینے قاتل سے قدرت کو ظالم — تری تیغ سے ہے جگر آزمائی
لگائی نہ ایسی کہ ہو کام اوسکا — مین دیکھی تری بس ہنر آزمائی
سسکتا ہی چھوڑا اوسی خاک و خون مین — کہ تیغ ستم اور یہ آزمائی
لگا کہنے مت بول تو ذوق میرا — ادہر آزمائی اودہر آزمائی

وله

قدرت ٹک کھول چشم عبرت — گر فکر سراغ رہروان ہے
جو نقش قدم ہے اس زمین پر — آئینۂ حال رفتگان ہے

وله

کل ہوس اس طرح سے ترغیب دیتی تھی مجھے — کیا ہی ملک و دم ہے کیا سرزمین ردس ہے
گر میسر ہو تو کس عشرت سے کیجے زندگی — اس طرف آواز طبل اودہر صدای کوس ہے
صبح سے تا شام چلتا ہوے گلگون کا دور — شب ہوئی تو ماہرویون سے کنار و بوس ہے
سنتی ہے عبرت یہ بولی ایک تماشا مین تجھے — چل دکھاؤن کیا تو اینے از کا محبوس ہے

لیگئے یکبارگی گورغریبان کی طرف — جس جگہ جان تمنا سو طرح مایوس ہے
مرقدین دو تین دکھلا کر مجھے کہنے لگے — یہ سکندر ہے یہ دارا ہے یہ کیکاوس ہے
بوجھ تو ہنسکے کہ جاہ و حشمت دنیا سے آج — کچھ بہی انکے ساتھ غیر از حسرت و افسوس ہے

کامل تخلص مرزا کامل بیگ اور کچھ حال انکا معلوم نہوا

مژگان سے اگر کیجے دل ابرو کرے ہی ٹکڑے — یہ بات اوس سے کہکر جب لیجیے داد چاہی
کہنے لگا کہ ترکش جس وقت ہو وے خالی — تلوار پہر نہ کہینچے تو کیا کرے سپاہی

مجروح تخلص مولوی حافظ حمید النبی باشندۂ رامپور خلف مولوی حافظ حبیب النبی مرحوم رقت برادر خورد و شاگرد مولوی حافظ رشید النبی وحشت اولاد مین حضرت مجدد الف ثانی کے علوم فارسی و عربی مین اچہا دخل رکہتے ہین ہر دو زبان فارسی و اردو مین شعر پر مضمون و آبدار کہتے ہین کلکتہ مین بہی آئے تہے کئی برس ہوئے کہ وطن کو چلے گئے راقم کے دوستون مین ہین

اوس سرمہ و گیسو و مسی سے — کوچہ ترا دشت کربلا ہے
پیاسون کے لیے ہی سرخروئی — جوہر دم تیغ نے کیا ہے
ہے راکب ذی الجناح یہ دل — ناوک جو ترا جہدا ہوا ہے
مژگان سے ہے تری او ہر صف آرا — گیسو سے اودہر ستم بپا ہے
حملہ یہ ہے حملہ شامیون کا — تنہا کا صفون کا سامنا ہے
نرغے مین وہ ناز شش و ادا کی — سید کے بقول کہ رہا ہے
اے لشکر شام گیسوے یار — سادات کا قتل کب روا ہے

عشی تخلص غلام ہمدانی حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے +

ہر چند ہے اوسکی ہر ادا شوخ — منصور جو اپنا اک صنم ہے
پر دانتون تلے زبان دبانا — بید ادبے قہر ہے ستم ہے

ولہ

اندازمین نگاہ مین مارا پڑا کوئی — گردن کسیکی تیغ تغافل سے کٹ گئی

دن رات اس گلی مین یہی ماجرا رہا
کب عاشقونکے در سے تری بہیر چہٹ گئی

ولہ

غنچۂ گل کی چولی سُکی دیکہ
عقل بہولی ہے مندلیبون کی
ہاے دیکہی نہین دونون نے تمہ
وضع قُلی کی جامہ زیبون کی

منت تخلص میر قمر الدین مخاطب بہ ملک الشعرا مرید مولانا فخر الدین قدس سرہ شاگرد میر نور الدین نوبہار و میر شمس الدین فقیر وطن انکا مشہد مقدس مولد سونی پت دہلی مین تربیت پائی تہی لکہنؤ مین جاکر مذہب امامیہ اختیار کیا تہا کلکتہ مین آکر سنہ بارہ سو آٹہ ہجری مین فوت کی ریختہ بہت کم کہتے تہے اشعار فارسی اونکے خوب ونیز ولکہ کے ہونگے

کہڑے رہیے جو اونکے بزم مین تو یون لگے کہنے
دکہاتا ہے یہ اپنے پانون کیون ناحق کہڑا تہے
جو اپنی بات سنکر بیٹہ جاتے تو لگے کہنے
ہنسی سے کہتے ہی اکبات کے بس آ بیٹہے

منحور تخلص منشی اسد اللہ عرف میان علی جان ریختی مین دوگانا تخلص کرتے ہین حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے

سو بہانے تہے گر آنے تو ہزارون تہے سبب
لاکہ صورت سے اجی بات بنائی ہوتی
اے منجم شبکو جو آنے کا ارادہ ہوتا
تم نہ رُکتے کبہی مانع جو خدائی ہوتی

ولہ

کل اونسے جو محفل مین کہا مینے کہ غافل
جینے کی تجہے غم سے ترے پڑ گئے لالے
سنتے ہی لگے کہنے وہ منحور سہون سے
لو اور سنو یہ بہی ہوئے چاہنے والے

ولہ ریختی قطعی

رات کو اک نگوڑے نے کہٹ سے
صحن مین پاکے بے حجاب مجہے
مجہیان لین گلے سے لپٹا کے
پہر لیا زانوؤن مین داب مجہے
منتین کین ہزارون قسمین دین
کر کے چہوڑا مگر خراب مجہے

میر تخلص میر محمد تقی حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے

اک شخص مجھے سا تہا کہ تہا تجھسے یہ عاشق ۔ وہ اوسکی وفا پیشگی وہ اوسکی جوانی
یہ کہکے مین سو یا تو لگا کہنے نہ کہ میر ۔ سنتا نہیں ہین ظالم رسیدونکی کہانی

ولہ

ترا شکوہ مجھے نہ میرا تجھے ۔ چاہیے یون جو فی الحقیقت ہے
تجھکو مسجد ہے مجھکو میخانہ ۔ واعظا اپنی اپنی قسمت ہے

ولہ

مین بے نوا اوڑا تہا بوسے یہ اون لبون کے ۔ ہر دم یہی صدا تہی دے گر و تامل کیا ہے
پر چپ ہی لگ گئی جب اونسے کہا کہ کوئی ۔ پوچھو تو شاہ جی سے انکا سوال کیا ہے

ناسخ تخلص شیخ امام بخش حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے

آج گواہ ہے مہ جبینو شغل ہے تمکو یہی ۔ چہرہ ہے اور آئینہ ہے زلف ہے اور شانہ ہے
جا ہے آئینہ ہے کل آئینہ زانو جدا ۔ اور عوض شانہ کے ٹکڑے استخوان شانہ ہے

ناظم تخلص نواب یوسف علی خان بہادر والی رامپور حال انکا پیشتر تحریر ہوا ہے

مین سمجھتا تہا کہ وہ خوش ہونگے ۔ میرے مرنے کی جو شہرت ہوگی
غیر سنتے ہی ہوا شادی مرگ ۔ خاک اب اونکو مسرت ہوگی

نامی تخلص مرزا حسام الدین حیدر خان لکھنوی ولد مرزا محمد غیاث شاگرد میر مستحسن خلیق مرثیہ گو شعر انکے خوب ہوتے ہین

کیا قطعہ بموقع یہ پڑہا مینے کل اپنا ۔ مضطر اوسے دیکہ آ تو نے سر کوچے کسو کے
ہو جاؤگے صورت سے خفا یہ کہوں کیونکر ۔ سوتے ہوئے اوٹہ آئے پہلو سے کسو کے
دل ڈہرکے ہے منہ فق ہے لپٹین کہبرن مینو نکر ۔ ایجان نکل بہاگے ہو قابو سے کسو کے

نشاط تخلص راقم آثم

نشان باقی رہا جز نام کسکا دار فانی مین ۔ الہی در پے کین کس قدر یہ دور گردون ہے
نہ باقی آئینہ اسکندری نہ جام جم کا ہے ۔ نہ باقی طاق نوشیروان ہے نے قصر فریدون ہے

لگے کہنے کہ میرے دامن کو — نہین ابتک کیا کسینے مس +
مفت مل جائیگا پری بہی مرک — ارے مین آگ اور تو ہی خس
جبکہ دیکہا کہ چہوڑتا ہی نہین — تب تو ٹہہرے کہ دینگے بوسے دس
گن کے سو لیلی گیا رہوان نہ سہے — مجہے پیٹے کرے جو اور ہوس
ایک دو تین چار پانچ چہ سات — آٹہہ نو دس ہوئے بس اب بس

قطعہ منتخب

تراب تخلص شاہ تراب علی مرحوم حال انکا پیشتر لکہا گیا ہے +

بس کر ستم اے بندہ خدا اسے تو ذرا ڈر — یہ حرف کہے کون ستمگار سے افسوس
بس اوسنے یہ آئین نکالی ہے نرالی — غم کہنے نیا وے کوئی غمخوار سے افسوس

رنگین تخلص سعادت یار خان مرحوم دہلوی حال انکا پیشتر لکہا گیا ہے +

یاد مین اوسکے بہرکے ٹہنڈہی سانس — یہی کہتی ہون کرکے مین افسوس
دیکہیے کب خدا ملائے گا — اپکی رنگین گئی ہین کا لی کوس

زیرک تخلص مولوی حافظ قلندر بخش باشندہ پانی پت شاگرد منشی کرامت علی مرحوم شہید سے

ہے اوسکے بینی کے پہلو مین یہ جو نقطۂ خال — یہ ہے اشارہ کہ قتال عاشقان ہین دس
ادا و ناز و کرشمہ جفا و غمزہ و آن — نگاہ و چشمک و عشوہ سخن عیان ہین دس

ردیف شین معجمہ

آصف تخلص آصف الدولہ بہادر حال انکا پیشتر لکہا گیا ہے +

گر چاہون زبانی کہون کچہ حال دل اوس سے — کرتا ہون اوسے دیکہکے تقریر فراموش
حیرت زدۂ عشق ہون ہر طور ہے مشکل + — لکہون تو کرون سو جگہ تحریر فراموش

رنگین تخلص سعادت یار خان مرحوم دہلوی حال انکا پیشتر تحریر ہو چکا ہے +

کل جو مینے کہا زنانی سے — جیمین اتا ہے تجہسے کیجے عیش
تو لگے کہنے یون وہ اے رنگین — بس بس اب مجکو مت دلا تو طیش

ردیف صاد مہملہ

احسن تخلص مرزا احسن علی حال انکا پیشتر لکہا گیا ہے +

کہا جو اوس سے نہین جانتا تو احسن کو — تو بولا کب تہا مرے اوسکے درمیان اخلاص
مجہے تو اوس سے نہا پیشتر تعارف بہی — ولے ہوا ہے کئی دن سے اوس سے ہان اخلاص

ردیف ضاد معجمہ

مخمور تخلص مولوی واحد علی مرحوم خلف مولوی عبد العلی نامی رئیس شہر ڈہاکہ اشعار اردو فارسی خوب کہتے ہین کلام اپنا راقم الحروف کو دکہلاتے ہین

قطعہ

ہے مونث وہ جسے ہوتی ہے دنیا کی طلب — اور مخنث وہ ہے جو رکہتا ہے عقبے سے غرض
ترک کر مخمور دنیا کو اوٹہا عقبے سے ہاتہہ — تو اگر ہے مرد تو رکہ اپنے مولا سے غرض

ردیف طاے مہملہ

حسن تخلص سید غلام حسن دہلوی حال انکا پیشتر لکہا گیا ہے +

پوچہا جو مین حسن سے کہ آیا ہے تیرا یار — افواہ یون اوڑی ہے یہ سچ ہے و یا غلط
ہنسکر کہا تب اوسنے کہ ایسے کہان نصیب — باندہا ہے مجہہ یارون نے یہ تو تیا غلط
وہ یار جنکی چہل ہے اکثر مزاج مین — ہنسنے کے واسطے انہون نے کہدیا غلط

حیدر تخلص منشی مصطفے حیدر حال انکا پیشتر تحریر ہو چکا ہے +

کیا ہمسے تم چہپاتے ہو ہم جانتے ہین سب — ہر روز آتے جاتے ہین جو جابجا کے خط
کہدین سب کا نام و نشان تک بتا دین ہم — کل کسکا تم وہ پڑہتے تہے ہمسے چہپا کے خط

طپش تخلص مرزا احمد اسمعیل عرف مرزا جان حال انکا پیشتر لکہا گیا ہے +

ابہی نہ وصل مین مصروف بوسہ ہوا دل — زیادہ کرنہ لب یار شرمگین سے ربط

قطعہ منتخب

کہ ایک دن تجھے کھینچنی ہے تلخی ہجران — بھلا نہین ہے جو ہو جائے اُنکے بین سے ربط

مصحفی تخلص غلام ہمدانی حال انکا پیشتر لکھا گیا ہے +

شکوہ کیونکر نکرون آپ کا اے مشفق من — آ گیا تہا جو اک دن مرے اغیار کا خط
لیکے قاصد سے بہت شاد ہوا مین جی مین — یہ سمجھکر مجھے آیا ہے مرے یار کا خط
کہول کر اوسکو جو دیکہا تو ہر اک سطر کے بیچ — تہا مرے قتل کا مضمون کہ تلوار کا خط
آپ کو اسکا جو باور نہو تو دکہلا دون — اب تلک کیسے مین موجود ہے سرکار کا خط

ردیف ظاے معجمہ

منخور تخلص منشی اسد اللہ عرف علی جان حال انکا پیشتر تحریر ہو چکا ہے +

بہلا زبان وہ دے کیونکہ وصل کی منخور — بیان مین آ نہین سکتا ہے دلربا کا لحاظ
نگہ بہی وہ جو کہے تو غرہ کی چلمن سے — ہے چشم شوخ مین اوس شوخ کی بلا کا لحاظ

ردیف عین مہملہ

آصف تخلص آصف الدولہ بہادر حال انکا پیشتر لکھا گیا ہے +

جب مرنے لگے بلبل شوریدہ قفس مین — آصف یہی کہتے تہے بہ تکرار دم نزع
صیاد تجہے بخشش دیا خون مین اپنا — ٹک جا کے دکہا لا مجہے گلزار دم نزع

ولہ

گل ہنسکے بولا نالۂ بلبل پہ یون تپنگ — کم ظرف دیکہہ ہم بہی تو آخر ہین زار شمع
رو رو کے یہ جواب دیا عندلیب نے — انصاف دلمین کیجیو اے دلفگار شمع
ہے شمع کے بہی دلمین محبت پتنگ کی — گر ہے پتنگ سوختہ جان بیقرار شمع
پروانہ کو جلا کے ہوئی شمع بہی تمام — جینا بغیر یار کے ہے ننگ و عار شمع
فریاد و آہ و نالہ بہلا کس لیے کرے — جیتے موئے پتنگ رہا ہمکنار شمع
گل مہربان سنا ہے کبہی عندلیب پہ — تو شکر کر کہ مہر و وفا ہے شعار شمع

قطعۂ منتخب

مین آہ آہ و نالہ نہ کہینچون تو کیا کرون
جلتے ہین غم سے میری رگین مثل تار شمع

ردیف غین معجمہ

جرأت تخلص شیخ قلندر بخش حال انکا پیشتر لکھا گیا ہے +

مین کیا کرون جو ہوے ہین گل خوبا ایکی سال
ای ہمصفیر تجھسے نہ کہ ماجراے باغ
سہے عنقریب دیدۂ خونبار بہو مرا
دیوار و در قفس کا ابہی کر دکھاے باغ

ردیف ف

تراب تخلص حضرت شاہ تراب علی مرحوم حال انکا پیشتر لکھا گیا ہے +

چمن مین جب مین اوس گلفام کو تہا
گیا جون باد سر سر بے تکلف
لہا باری تجھے میری بد دولت
ہولی صحبت میسر بے تکلف

ردیف قاف

تجلی تخلص میر حسن عرف میر حاجی حال انکا پیشتر تحریر ہو چکا ہے +

گیے تہو قبر تجلی پہ کل زیارت کو
کہ تہا شہید جفا ہا کربلاے فراق
عجب کہ ہمنے تو مانگی مراد وصل اوسجا
دروں سے صوت حزین نکلی اک کہ ہاے فراق

جرأت تخلص شیخ قلندر بخش حال انکا پیشتر [illegible] ہو چکا ہے +

اوڑ گیا ہے رنگ رو کا ہو رہے ہین خشک لب
تیرے چہرے سے نمایان اب یہ ہین آثار عشق
چشم تر تیری کہے دیتی ہے درد دل ترا
کیا ہوا منہ سے جو تو کرتا نہین اقرار عشق
ہمسے بے حاصل چہپایا ہم بہی ہین انیسے
کیون نہین کرتا ہے جرأت ہمسے تو اظہار عشق

طپش تخلص مرزا جان حال انکا پیشتر لکھا گیا ہے +

طپش سے کہتے تہو وہ شکوا اختلاط کی رمت
لگا جو گرمی سے آتے ہی ایک بار عرق
خدا کے واسطے بس چہوڑ دے کہین مجکو
بدن پہ دیکہ مرے کیا ہے بیشمار عرق

نصیر تخلص شاہ نصیر الدین دہلوی عرف میان کلو حال انکا پیشتر تحریر ہو چکا ہے +

لیلی نے جب مرقع عالم کی سیر کی — دیکھا ہے ایک عالم دلگیر کا ورق
پہچانکر لگالیا چہاتی سے اوسنے پہر — مجنون پا بسلسلۂ زنجیر کا ورق

ردیف کاف عربی

حسرت تخلص مرزا جعفر علی ولد ابو الخیر دہلوی مقیم لکہنئو آبا و اجداد انکے عطار تہے کچہ دنون یہ بہی اوسی شغل مین مشغول تہے بعد ازان مرزا جہاندار شاہ ولد شاہ عالم بادشاہ کی رفاقت اختیار کی تہی آخر ایام مین ترک دنیا کرکے گوشہ نشین ہوے تہے کسب سخن میر پسنگہ دیوانہ سے کیا تہا اشعار انکے نہایت خوب و مرغوب ہوتے ہین سنہ ہجری مین وفات پائی دیوان انکا نظر سے گذرا

حسرت ہزار رنگ سے بولا مین جہوٹ سچ — سنیئے کہ نوبت آئی سخن کی قسم تلک
لیکن سمجہ کے بات کو اوسنے اوڑا دیا — پہنچا تہے ورنہ ہاتہ ہم اوسکے قدم تلک

رنگین تخلص سعادت یار خان مرحوم حال انکا تحریر ہو چکا ہے +

تونے دہکا کے جو رنگین مجہے گل — لب کا بوسہ نہ دیا جانی ایک
دیئے اس سر کی قسم ہے اپنا — کیا رو رو کے لہو پانی ایک

صبا تخلص میر وزیر علی لکہنوی حال انکا پیشتر لکہا گیا ہے +

تا کجا غم مرے مرنے کا کرا ے یار نبا د — حال مشاطہ رہی مضطربانہ کب تک
چشم آئینہ رہی دور سے کب تک نگران — دانت زلفونپہ لگائی رہی شانہ کب تک

گستاخ تخلص جامع اوراق +

دیکہون اوس جنگجو سے کب ہو صلح — اور زبان سے لڑے زبان کبتک
دل ملے سینہ اوسکے سینہ سے — سینے مین دل رہے طپان کبتک

ولہ

کب بہلاتے ہین دیکہون یادمری — نزع مین دل خراشیان کب تک

جان کبتک نکلتی ہے نت خ | آتی ہیم ہین ہچکیان کبتک

ردیف کاف فارسی

جرأت تخلص قلندر بخش حال انکا بیشتر لکھا گیا ہے +

زلفت کو تری دیکھکے کہتے ہین یہ خوبان
ایسا تو کہین ہمنے نہ دیکھا نہ سنا رنگ
گو اوسکی بھی گلرو ہین مرقع مین جہان کے
لیکن تری صورت کا سبھون سے ہے جدا رنگ
جو رنگ کی نزاکت ہے سو نقاش ازل نے
حق یون ہے وہ تصویر مین تیری ہے بہرا رنگ

رفعت تخلص مولوی غلام جیلانی مرحوم باشندہ رامپور شاگرد مولوی قدرت اللہ شوق حافظہ ایسا درست رکہتے تہے کہ تمام قصیدہ یکبار سنکے اول سے آخر تک یاد کرلیتے تہے بعضے صاحب تذکرہ نے انکو باشندہ بریلی لکھا ہے

تمہارا حلم ہے روکے جو یا علی تو رکے
نہ ذوالفقار کی یا شاہ سرزنش ہے تنگ
جو فرق دشمن دین پہ مثال برق گری
سوار و زین سے گزر آخری برش ہے تنگ

ردیف لام

احسن تخلص مرزا احسن علی حال انکا بیشتر رقم ہو چکا ہے +

پاس میرے کوئی آوے نہ جاے
مین پڑا رہتا ہون دراوس سے نڈہال
ہان مگر دو چار بیٹھے ہین انیس
درد و اندوہ و غم و رنج و ملال +

تنہا تخلص محمد عیسے شاگرد غلام ہمدانی مصحفی مولد انکا دہلی جای تربیت و مسکن لکھنو شعر اچھا کہتے تہے صاحب دیوان گذرے

خار بننے سے کیا حاصل ہے تنہا
نہین کہتے ہین گو تیری تراد لی
کسیکا شعر یاد آیا ہے سن رکہ
نہ بول اوس سے برا ہے یا بہلا دل
دلبست این چنگ نتوان کرد بادل
نشود با ہر کہ خواہد آشنا دل

جرأت تخلص شیخ قلندر بخش حال انکا بہ تفصیل رقم ہو چکا ہے